بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 47
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد
Postal Registration No:p/GDP-23

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 14
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

6: 4 ذی الحجہ 1418 ہجری 2 شہادت 1377 ہش 2 اپریل 98ء 1: ء

لندن ۲۸؍ مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے پاکستان میں ہونے والی مجلس شوریٰ کو نصائح فرمائیں اور مبلغین کو بعض خصوصی ہدایات دیں۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا فی امره وعمره۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ

ارشاد باری تعالیٰ

والذين يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما۔

(الفرقان: آیت ۷۵)

ترجمہ:- اور وہ لوگ بھی (رحمٰن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اکرموا اولادکم واحسنوا ادبہم۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ:- اپنی اولاد کی عزت کرو اور اُن کی بہترین تربیت کرو۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اُسی قدر کوشش اس امر میں کرو.... وہ کام کرو جو اَولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لوگے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اَولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا"۔ (الحکم ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۵ء) پس جب تک اَولاد کی خواہش اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات الصالحات کی بجائے اس کا نام باقیات السیّئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اَولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اِس دعویٰ میں کذّاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اَولاد حقیقت میں اِس قابل ہوگی کہ اس کو باقیاتُ الصالحات کا مصداق کہیں۔ اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے اَملاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اِس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۰)

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اَولاد کے متعلق کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو اُن کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اَولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اَولاد کیلئے مال جمع کرتے ہیں اور اَولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اولاد کے ہاتھوں سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ اَولاد ایسے ماں باپ کیلئے شرارت اور بد معاشی کی وارث ہوتی ہے"۔

(الحکم ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۵ء)

حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ مَیں بچہ تھا جوان ہوا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ مَیں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اُسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اُس کی اَولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پُشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اَولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم اُن کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اس قدر کوشش اس امر میں کرو"۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹)

اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اختیار کرو

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تاکہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گذر کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے تو میں اُن کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو۔ قدسی قوت ان میں سرایت کرے۔ اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ۔ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ درپردہ اس کا اثر نفسِ اسلام تک پہنچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے موردِ عتاب ہوئے دل بیقرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراطِ مستقیم رکھتے ہیں۔ اپنی بد اعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ کسی گذشتہ مردم شماری کے وقت مسٹر ایبٹسن صاحب نے اپنی رپورٹ میں بہت کچھ لکھا تھا۔ میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کو بھی تم پر (جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ (انفاخ قدسیہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان   اداریہ   2 اپریل 1998

پاکستان کے بعد
اب ہندوستان میں بھی دیوبندی فرقہ پرستی کا زہر

۵

گزشتہ گفتگو میں ہم دیوبندیوں اور دیگر اسلامی فرقوں کے آپسی منافرت پھیلانے والے اور غیر مسلموں و مسلمانوں کے درمیان تفریق و نفرت کو اُبھارنے والے اشتعال انگیز بیانات کا تذکرہ کر چکے ہیں آج کی اس گفتگو میں ہم دیوبندیوں کی اس قرارداد پر کسی قدر تبصرہ کریں گے جو انہوں نے حکومت ہند کی خدمت میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے ۱۴ر جون ۱۹۹۷ء کو جامع مسجد کے نزدیک اردو پارک میں ایک جلسہ عام میں سنائی تھی۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ۔

ا۔ ”یہ عظیم الشان کانفرنس قادیانیوں (نام نہاد احمدیوں) کو آگاہ کرتی ہے کہ اسلام کے نام سے اپنے مذہب کا پرچار کرنا فوراً بند کر دیں“۔

قرارداد کی اس شق میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ پر پابندی لگانے کی کوشش کی گئی ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں کہ فرعون زمانہ ضیاء الحق نے بھی ۱۹۸۴ء میں اپنے صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸۔ سی۔ کا اضافہ کر کے احمدیوں پر تبلیغ کرنے کی پابندی لگادی تھی۔

آج فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے اس قانون کو دیوبندی زبردستی ہندوستان میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ آئین ہند کا باب نمبر ۳ دفعہ نمبر ۱۹ ہر ہندوستانی کو اپنے خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی فراہم کرتا ہے۔ دفعہ نمبر ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ تمام ہندوستانی شہریوں کو بلا روک ٹوک نہ صرف تبلیغ کی مکمل آزادی ہے بلکہ اپنے مذہب کی ترقی میں کوشش کرنے کا بھی پورا پورا حق ہے۔

اب اگر آج (بفرض محال) دیوبندیوں کے اس مطالبہ کو مان لیا جائے تو اس کا صاف مطلب نکلتا ہے کہ آنے والے کل کو بریلوی حضرات کو اس بات کا حق ہوگا کہ وہ دیوبندیوں کی تبلیغ کو بند کرنے کیلئے حکومت کو قرارداد پیش کر کے منوائیں کیونکہ ان کے نزدیک دیوبندی نہ صرف کافر بلکہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور پھر شیعہ حضرات کا حق ہوگا کہ وہ تمام سنیوں کی تبلیغ پر پابندی لگانے کیلئے حکومت کو قرارداد پیش کریں۔ نہ صرف یہ بلکہ تمام ہندوؤں کو حق ہوگا کہ وہ تمام مسالک کے مسلمانوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کرنے کیلئے حکومت کے آگے التجا کریں اور پھر اکثریتی ہندو یعنی سناتن دھرمی آریہ سماج والوں پر اور جینیوں پر اور پھر بدھوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دیں۔ ذرا غور کیجئے! سوچئے!! کہ اگر یہ ہوا چل نکلے تو کیا ہندوستان جیسی سیکولر حکومت اپنے بنیادی مسائل سے توجہ ہٹا کر مذہبی جماعتوں کے لئے انہی معاملات کیلئے قانون سازی کرتی رہے گی۔ اور پھر اس امر پر بھی دھیان دیجئے کہ ہم لوگ ایک متمدن دنیا کے فرد ہیں کسی جنگل میں نہیں رہتے کہ جس طرح چاہیں جنگلی راج کو بنائیں ہندوستان اقوام متحدہ کا رکن ہے اور اقوام متحدہ کا وہ انسانی منشور جسے ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۸ء کو دنیا کے متمدن ممالک نے مل کر پاس کیا تھا دفعہ نمبر ۱۸ میں ہر فرد کو فکر و خیال مذہب و عقیدے کی مکمل آزادی دیتا ہے اس حق میں اپنا مذہب یا عقیدہ بدلنے کی مکمل آزادی شامل ہے۔ علاوہ ازیں انفرادی یا اجتماعی طور پر علیحدگی میں یا بر سر عام، تبلیغ عقیدہ اظہار عقیدہ اور عبادت کا حق ہے اگر دیوبندی علماء کو اقوام متحدہ کے اس آفاقی منشور اور آئین ہند کی مذکورہ دفعہ کی معلومات نہیں ہے تو پہلے انہیں تنگ نظر مدرسوں اور فرسودہ معیار تعلیم سے باہر نکل کر متمدن دنیا میں بھی جھانک کر دیکھنا چاہئے۔

دیوبندیوں نے احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی لگانے کا یہ جواز پیش کیا ہے کہ۔

”تمہارا عقائد کفریہ پر اسلام کا لیبل لگانا ایسی ہی دھوکے بازی ہے۔ جیسے شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل لگا کر شراب کا کاروبار کرنا لہٰذا یہ اسلام کی زبردست توہین ہے جو مسلمانوں کیلئے ناقابل برداشت ہے۔“

یہی تو بریلوی بھی دیوبندیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے کفریہ عقائد ہیں۔ شیعوں کے نزدیک بھی دیوبندیوں کے کفریہ عقائد ہیں اہل سنت کے نزدیک بھی دیوبندیوں کے کفریہ عقائد ہیں اس کا صاف مطلب نکلا کہ دیوبندیوں کا پرچار بھی خود ان کے اپنے بیان کے مطابق ”شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل“ کے مترادف ہے اور اسلام کی زبردست توہین ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو دیوبندیوں کے خلاف دیگر اسلامی مسالک کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ اس اعتبار سے اب دیوبندیوں کا بھی کوئی حق نہیں کہ وہ دیوبندی پرچار کو اسلامی پرچار کہہ کر اسلام کی توہین کریں۔

پس ثابت ہوا کہ کوئی بھی فرقہ یا مذہب کسی دوسرے فرقہ یا مذہب کے متعلق ہرگز یہ فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں کہ اس کے کفریہ عقائد ہیں بصورت دیگر ہر ایک 'ایک دوسرے پر ایسی تہمتیں لگادے گا۔ اور ہندوستان میں خانہ جنگی اور خون خرابے کا خوفناک دور شروع ہو جائے گا۔

قرارداد کی شق نمبر ۲ میں کہا گیا ہے۔

”نیز یہ کانفرنس پوری سنجیدگی کے ساتھ حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم فرقہ سے الگ کر کے غیر مسلم قرار دے اور انہیں مسلمانوں والا کلمہ طیبہ اور دوسری اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے اور اپنی عبادت گاہیں مسجد کی شکل میں بنانے اور ان کو مسجد کا نام دینے سے روکے“۔

اس شق میں دو مطالبات ہیں پہلا مطالبہ تو حکومت ہند سے یہ ہے کہ احمدیوں کو جو خود کو مسلمان کہتے ہیں ’غیر مسلم“ قرار دیا جائے۔ ادھر آئین ہند کہتا ہے کہ۔

”ہر ہندوستانی شہری کو مکمل مذہبی آزادی ہے کہ وہ جو چاہے مذہب رکھے جو چاہے مذہب کو چھوڑ دے۔ (آئین ہند باب ۳ دفعہ ۲۵ تا ۲۸)

دوسری بات آئین ہند کی تخلیق کے روز ہی یہ کہی گئی تھی کہ بھارت ایک سیکولر اسٹیٹ ہوگا لیکن باقاعدہ قانون کی شکل میں اس کو ۱۹۷۶ء میں آئین ہند میں شامل کیا گیا اور ۴۲ ویں ترمیم کے ذریعہ ”سیکولر“ لفظ لکھا گیا۔

ہندوستانی آئین کی مذکورہ دفعہ کی روشنی میں دیوبندی مولویوں کی حکومت ہند سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی التجا اگر ان کی عقلوں کا ماتم نہیں تو اور کیا ہے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے روزنامہ ”ہندو“ مدراس میں امتیاز احمد نے جمیعۃ العلماء ہند کے حکومت ہند سے ”احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے مطالبے کو نہایت نامعقول اور پاگل پن کا مطالبہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

”سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ (جمیعۃ العلماء کا مطالبہ) ہندوستان کی ریاست کی امتیازی خصوصیت و فطرت اور اس کے دستور اساسی نے جس کے سارے مسلمان اور ان کے رہبروں سمیت تمام ہندوستانی اطاعت پر مجبور ہیں اس کے علم سے ان کی کلی محرومیت کو ظاہر کرتا ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس کے شہری جیسے ہندو مسلم عیسائی پارسی وغیرہ اپنی الگ الگ پہچان دلائیں اور اس بناء پر مختلف عالمی خیالات اور اچھی زندگی کے تصور کے علمبردار بنیں اگرچہ اس میں بعض وقت اختلاف رائے کی رعایت بھی کرنی پڑے تاہم نہ یہ ریاست اپنے کسی شہری یا جماعت کو شناخت کافیتہ دیتی ہے اور نہ اس کا فیصلہ یا تعین کرنے کا حق اپنے آپ کو دیتی ہے نہ ان کے شناختی نشان پر اُن کے حقوق کو مشروط کرتی ہے۔

۔۔۔ ہندوستان مختلف مذہب فرقوں اور عالمی نظریات کے پیروکاروں کا وطن ہے ایسے مختلف النوع ملک میں حکومت یا اس کے شہری کون سا شناختی بلا پہنیں گے اگر اس کے فیصلہ یا تعین کرنے کی ذمہ داری حکومت اپنے اوپر لے لے تو دعووں اور جوابی دعووں کا ایک چکر شروع ہو جائے گا۔

کئی ہندو درخواست پیش کریں گے کہ لنگاتیوں (Lingayats) کو غیر ہندو قرار دیا جائے کیتھولکس (Catholics) کہیں گے پروٹسٹنٹس Protestants اور سیرین کرسچن (Syrian Christians) کو غیر عیسائی اعلان کیا جائے۔

مسلمان چاہیں گے کہ شیعہ یا کم از کم ان میں سے مصلح بہروں کو (Reformist Bohras) کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسا کہ مولانا مدنی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

دانشمندی سے بالکل بے بہرہ۔ مولانا مدنی ریاست سے جو کردار ادا کروانا چاہتے ہیں صدمہ خیز بات یہ ہے کہ انہیں اس چیز کی آگاہی بھی نہیں ہے کہ خود مسلمانوں پر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

اگر وہ مؤقف جس کی وہ وکالت کر رہے ہیں قانون بن جائے تو مسلمان کہلانے اور اپنے امتیازی عالمی نظریات پر قائم رہنے کیلئے مسلمانوں کو کونسا جائز حفاظتی ذریعہ حاصل رہے گا۔ ہندوتو (Hindutva) کا لشکر بآسانی ایک تحریک پھیلا کر حکومت پر دباؤ ڈالے گا کہ وہ مسلمانوں کو ہندو قرار دے اور اس طرح ملکی قانون کے لحاظ سے یہ نعرہ کہ ”فخر سے کہو کہ ہم سب ہندو ہیں“ پورا ہو سکے۔

(دی ہندو مدراس و بنگلور ۲۳ر جون ۹۷ء)

جمیعۃ العلماء ہند کی پیش کردہ قرارداد کے بقیہ حصہ پر انشاء اللہ ہم آئندہ اشاعت میں کسی قدر روشنی ڈالیں گے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے

اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶ر جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۶ر صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِی عَنِّی فَاِنِّی قَرِیبٌ. اُجِیبُ دَعوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان.

فَلیَستَجِیبُوا لِی وَلیُومِنُوا بِی لَعَلَّهُم یَرشُدُونَ۔(البقرہ : ۱۸۷)

اس آیت کریمہ سے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری ہے اور ترجمہ اس کا پھر میں دہراتا ہوں کہ جب تجھ سے (یعنی اے محمد رسول اللہ ﷺ) میرے بندے سوال کریں میرے بارے میں فَاِنِّی قَرِیبٌ میں قریب ہوں اُجِیبُ دَعوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان. میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے بلائے فَلیَستَجِیبُوا لِی وَلیُومِنُوا بِی لَعَلَّهُم یَرشُدُونَ پس چاہئے کہ وہ میری باتوں کی استجابت میں جلدی کریں کیونکہ میں قریب ہوں اس لئے، یہ معنے اس میں شامل ہیں کہ، وہ بھی میری استجابت میں یعنی میری باتوں کا ہاں میں جواب دینے میں اور ان پر عملدر آمد میں جلدی کریں۔ وَلیُومِنُوا بِی لَعَلَّهُم یَرشُدُونَ اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔

یہ جو دن ہیں رمضان کے، آج کل کے دن یہ اب تیزی سے گزر رہے ہیں اور رمضان اپنے اواخر کی طرف الٹ پڑا ہے۔ اس پہلو سے اس جلدی کا مضمون اور بھی زیادہ واضح ہو جانا چاہئے کہ یہ دن اب تھوڑے ہیں جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ اگر تم جلدی میری باتوں کو قبول کرو گے تو میں قریب کھڑا ہوں تمہیں فوری جواب ملے گا۔ تو اس فوری جواب کا وقت جیسا کہ رمضان گزرنے کا تعلق ہے کم ہوتا جا رہا ہے لیکن ویسے یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ آیت ہمیشگی کا مضمون رکھتی ہے۔ رمضان کے لئے ایسی خاص نہیں کہ اس کے بعد اس میں اس کا مضمون اطلاق نہ پائے۔ لیکن جو رمضان میں قرب کا مضمون ملتا ہے ویسا اور کسی مہینے میں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے رمضان میں بہت زور دیا ہے کہ رمضان کا حق ادا کرو کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ ایسا مہینہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ جو بھی اس مہینے میں کر گزرنا ہے نیکیوں کے لحاظ سے وہ کر گزرو۔ جو کچھ تمہارے لئے ممکن ہے اختیار کرو۔ یہ تھوڑے سے تو دن ہیں اَیَاماً مَعدُودَات۔ رمضان بھی اَیَاماً مَعدُودَات ہی ہیں، چند [illegible] کی بات ہے، ان دنوں میں جو کچھ محنت ممکن ہے وہ کر لو لیکن اس محنت کا تعلق دل کے خلوص سے ہے۔ [illegible] ں دل نہ ہو تو پھر یہ محنت بے کار ہے۔ یہ مضمون ہے جس کو میں احادیث نبوی کے حوالے سے آ[illegible] نے بیان کر رہا ہوں۔

ایک حدیث یا غالباً بہت سی ایسی احادیث ہونگی جن کو دہرایا جائے گا لیکن کوشش کر کے ایسی حدیثیں بھی ہم تلاش کر رہے ہیں جو پہلے دہرائی نہ گئی ہوں۔ لیکن جو دہرائی جاتی ہیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا بار بار کی نصیحت کا تقاضا ہے کہ وہ دہرائی جائیں اور ہر رمضان میں ایک نسل گزر جاتی ہے، ایک نئی نسل آجاتی ہے اس لئے ان کا بھی حق۔ ہے کہ ان کے سامنے بھی وہ باتیں بار بار پیش کی جائیں۔

"روزہ آگ دور کرتا ہے"۔ ایک یہ حدیث ہے جو سنن الدارمی کتاب الجہاد سے لی گئی ہے۔

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے مابین ستّر خریف کا فاصلہ کر دیتا ہے۔ فضل چاہتے ہوئے روزے رکھتا ہے اِبتِغَاء وَجه اللّٰه کا یہ ترجمہ ہے فضل چاہتے ہوئے۔ وَجهُ اللّٰه کا اصل معنی تو ہے خدا کا چہرہ، خدا کی توجہ، جو اپنی طرف خدا کی توجہ کرنے کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف پھر جائے، تمام تر توجہ اس کی طرف مبذول ہو جائے جو اس نیت کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ "بَاعَدَ اللّٰهُ بَینَ وَجهِهِ وَ بَینَ النَّارِ سَبعِینَ خَرِیفًا" اس کے اور آگ کے درمیان ستّر خریف کا فاصلہ کر دیتا ہے۔

اب اللہ کا چہرہ ایک ایسی چیز ہے جسے یاد رکھنا چاہئے تھا۔ ترجمے میں فضل ترجمہ ہوا ہے حالانکہ چہرے کے مقابل پر چہرہ رکھا گیا ہے۔ فرمایا تم اللہ کا چہرہ چاہو گے تو اللہ کے چہرے والے کو پھر آگ چھو نہیں سکتی، اس کے چہرے کو آگ چھو نہیں سکتی۔ یہ ناممکن ہے۔ جسے اللہ کا چہرہ نصیب ہو جائے اس کے چہرے کو آگ کیسے چھو سکتی ہے۔ یہ مضمون تھا جس کو ترجمے میں ذرا دھیما کر دیا گیا۔ فضل اس کا ترجمہ جائز ہے مگر یہاں جس خوبصورتی کے ساتھ حدیث نے ایک وجہ کو دوسرے وجہ کے ساتھ ملایا ہے اسے اسی طرح رہنے دینا چاہئے تھا۔ وجہ کو وجہ ہی رہنے دینا چاہئے تھا۔ اب ستّر خریف کا فاصلہ یہ کیا چیز ہے؟ خریف گرما اور سرما کے درمیان کے زمانے کو کہتے ہیں یعنی سردیوں اور گرمیوں کے درمیان ایک زمانہ آتا ہے جو ان دونوں کو ملنے سے روکتا ہے، بیچ میں حائل ہو تو سردیاں گرمیوں سے نہیں مل سکتیں۔ تو ناممکن ہے کہ دونوں ایک ہی جیسے موسم گزر جائیں یعنی سردیاں بھی اور گرمیاں بھی۔ بیچ میں ایک موسم حائل ہو جاتا ہے۔ لیکن لفظ ستّر کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

فرمایا ستّر خریفوں کا فاصلہ، اب ستّر خریفوں کا فاصلہ ویسے تو تصور میں نہیں آسکتا کہ ایک خریف نہیں، دو نہیں، تین نہیں، ستّر خریف ہیں۔ لیکن معاملہ اس سے زیادہ آگے ہے۔ کیونکہ ستّر کا لفظ عربی میں زمانے کے بیشمار ہونے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ ستّر کا لفظ قرآن کریم سے اور احادیث سے ثابت ہے یہ محض عدد ستّر پر اطلاق نہیں پاتا بلکہ ایک لامتناہی زمانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس لفظ ستّر کو خصوصیت کے ساتھ ان معنوں میں آپ پیش نظر رکھیں کہ مراد یہ ہے کہ ناممکن ہے۔ کوئی صورت ایسی نہیں کہ یہ چہرہ آگ دیکھ سکے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ہم سب کو اللہ کا یہ چہرہ دکھادے۔ جس چہرے کو خدا اپناوہ چہرہ دکھادے جو اس نے محمدؐ رسول اللہ کو دکھایا تھا اس چہرے پر آگ حرام ہو جاتی ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے آگ چھوئے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں روزہ گناہوں کو یکسر مٹا دیتا ہے۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے براہ راست سنی ہو۔ نذر بن شیبانؓ کہتے ہیں میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا تھا۔ یہ کیا خیال آیا ان کو، معلوم ہوتا ہے کوئی یہ روایت عام ہوئی ہو گی اور اس کا چرچا انہوں نے سنا ہو گا اور وہ چاہتے ہونگے کہ میں ان کی زبان سے خود سن لوں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا ہاں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔

یہ وہی حدیث ہے جو گزشتہ سال بھی میں نے بیان کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ "ثواب کی نیت سے روزے رکھے" کا ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہ رواجی ترجمہ ہے۔ اور ثواب کی نیت سے ہی روزے رکھے جاتے ہیں۔ کبھی میں نے کسی کو گناہ کی نیت سے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس ثواب کی نیت سے روزے رکھنا احتساب کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو روزے اس لئے رکھے کہ اپنے نفس کا احتساب کرے اور باریک نظر سے اپنے اعمال کا جائزہ لے کہ ان میں کہیں کسی قسم کی غیر اللہ کی ملونی تو داخل نہیں ہو رہی۔ یہ ترجمہ اگر کیا جائے تو پھر باقی مضمون بالکل ٹھیک بنتا ہے۔ ایسا شخص جب رمضان سے گزرے گا تو گویا اسے نئی زندگی ملی ہے جیسے ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ پس اس پہلو سے یاد رکھیں جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں 'مَن صَامَهُ وَ قَامَهُ اِیمَاناً وَ اِحتِسَاباً' یہ لفظ احتساب ہے جس کا ترجمہ ہمارے تراجم میں غلط رنگ میں رلا یا گیا ہے۔ اور اس کو احتساب سمجھنا ضروری ہے ورنہ ان کے بعد کیوں

وَلَدتہٗ اُمّہٗ کے الفاظ نہیں آسکتے۔ احتساب ہی ہے جو انسان کو ایسا پاک صاف کر سکتا ہے کہ گویا اس کی ماں نے اسے نیا جنم دیا ہے۔

اب یہ جو خیال تھا کہ رمضان میں ہر ایک کے اوپر زنجیریں کس دی جاتی ہیں اور شیطان کو راہ نہیں ملتی کہ مومنوں میں دخل اندازی کر سکے میں نے بتلایا تھا کہ یہ مضمون ہر گز نہیں ہے۔ اللہ کے بندے زنجیروں میں کسے جاتے ہیں یعنی وساوس کے معاملے میں، شیطانی خیالات کے معاملے میں وہ خدا کے قیدی ہو جاتے ہیں اور وساوس ان کو چھو نہیں سکتے۔ یہی مضمون اس حدیث سے ثابت ہے کہ منافقین کا رمضان وہ زنجیریں لے کر نہیں آتا، منافقین اسی طرح کھلے ہوتے ہیں اور جو چاہیں شرارتیں کرتے پھریں بلکہ رمضان میں ان کی شرارتیں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہو یعنی تمہارا یہ مہینہ تم پر سایہ ڈال دے۔ یہ سایہ فگن ہونے کے بعد ابوہریرہؓ رسول اللہ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا حلفی ارشاد ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا۔ اس لئے میں نے شروع میں تمہید میں کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر مہینہ مومن کے لئے متصور ہو ہی نہیں سکتا اور منافق کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا۔ پس اگر شیطان سب کے لئے قید ہو تو منافق کے لئے بھی قید ہونا چاہئے۔ صاف ظاہر ہے کہ رمضان میں اس کا شیطان اور بھی پر پُرزے نکالتا ہے اور پہلے سے زیادہ بڑھ کر شرارتیں کرتا ہے۔

اس مہینے میں داخل کرنے سے قبل ہی اللہ عزوجل مومن کے اجر اور نوافل لکھ دیتا ہے۔ 'داخل ہونے سے قبل ہی لکھ دیتا ہے' مراد یہ ہے کہ اس کا مقدر ہی نیکی ہے اس کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ جو سچے دل سے ایمان لاتے ہوئے اس مہینے میں داخل ہوگا گویا اس کا اجر پہلے سے لکھا گیا ہے اس کو اپنے اجر کے بارے میں شک کی ضرورت نہیں۔ جبکہ منافق کے گناہوں کا بوجھ اور بدبختی لکھ دیتا ہے۔ یعنی منافق پر بھی یہ بات لکھی جاتی ہے کہ اس مہینے سے گزر کے تم پہلے سے زیادہ بدبخت ہو جاؤ گے۔ کیونکہ نیکی کا موقع پاؤ گے اور ہاتھ سے کھو دو گے۔ پس تمہاری بدبختی پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ فرمایا اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔

اب یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ، غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے، رمضان کے مہینے میں واقعۃً بعض منافقین اس کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی شخص روزہ تو رکھتا ہے مگر فلاں عیب رکھتا ہے کوئی شخص بظاہر عبادت کر رہا ہے مگر فلاں عیب بھی رکھتا ہے اور عجیب بات ہے کہ اس مہینے میں اس مضمون کے خطوط بھی مجھے ملتے ہیں۔ بلا استثناء ہمیشہ اس مہینے میں ضرور ایسے خطوط ملتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر گواہ ہو جاتے ہیں۔ بالکل سچ فرمایا۔ ایسے بدنصیب لوگ ہیں کہ اپنے حال کی فکر نہیں مگر مومنوں کی نیکیوں پر حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان میں عیوب ڈھونڈیں، ان میں ناسور ڈالنے کی کوشش کریں اور رمضان کے مہینے میں اس میں تیزی آجاتی ہے۔

اب مالی قربانیوں کے متعلق جہاں تک جماعت کو علم ہے خصوصیت کے ساتھ رمضان میں مالی قربانی کا حکم ہے اور مومنین ضرور کرتے ہیں اور انہی مالی قربانیوں کے متعلق کیڑے ڈالنے کے خطوط ملتے ہیں۔ دیکھ لیا جی ہم نے فلاں شخص کو، بڑا مالی قربانی کرتا پھرتا ہے لیکن یہ کمزوری پائی جاتی ہے، وہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پس فرمایا یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت ہے اور فاجر کے لئے اس کا فجور بڑھانے میں مددگار ہے۔ پس اتنا ہی کہنا کافی ہے مزید تفصیلات میں میں نہیں جانا چاہتا۔ استغفار سے کام لیں اور اس مہینے میں لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کی کوشش بالکل بند کر دیں۔ اگر کوئی عیب تلاش کرتا ہے اور اس کا تذکرہ کرتا ہے اس کو کہہ دینا چاہئے کہ تم شیطان کے غلبے کے نیچے ہو، تم عباد اللہ میں لکھے جانے کے لائق نہیں اس لئے مجھے الگ چھوڑ دو۔ اس مہینے میں خصوصیت کے ساتھ ایسے لوگوں سے پرہیز کریں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے کہ رمض تپش کو کہتے ہیں۔ یہ آپ کی تحریر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں۔ رمضان، رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں یہ نام اسی لئے رکھا گیا کہ رمضان گرمی کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا گرمی کے مہینے میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ثابت ہوگی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں، اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اب "اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہو جاتے ہیں"، اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کے لئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ "رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں" یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے میں کچھ پڑھ کے سناتا ہوں۔ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔ "تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے"۔ مَن شَہِدَ مِنکُمُ الشَّہرَ فَلیَصُمْہُ یہ مضمون وہی ہے۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے۔ شَہِدَ کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے، جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے، اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں"۔ پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ کھانے میں کمی رمضان کا حق ادا کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اسلئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان ان کو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے۔ یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے۔ اسلئے عام طور پر بھولے پن میں، لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "تزکیہ نفس ہوتا ہے جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے، پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہونگے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہوگا۔

"اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" یعنی خدا تعالیٰ کو انسان مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی بھی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا۔ دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا، دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں، کشف کا مضمون ضروری ہے۔ کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقویٰ کا مضمون ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہو گا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپا لے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الفاظ کو غلط معنے پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں، لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہو گا اتنا ہی آپ کا کشف جھوٹا ہو گا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔ "پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے"۔

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان فرمایا ہے۔ "روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں پیدا ہو سکتی ہے"۔ یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جن کے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

اب یہ دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔ پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آ گیا اور گویا اللہ آپ کو دیکھنے لگا۔ یہ صورتیں ہیں جو در حقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳۳ پر فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور اسلامی دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو"۔ یہ پانچ مجاہدات ہیں جو مسلمان پر فرض ہیں۔ پہلی نماز، پھر زکوٰۃ، صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو۔ فرمایا "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے"۔

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے دل غمگین ہوتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہو گا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے پہلے دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کر سکوں گا یا نہیں کر سکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرما دیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کے یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف، رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرما دیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان میں سے گزر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے"۔ جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ "لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں"۔

اب جو حقیقی بہانہ جو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ نمایاں فرق ہے کہ سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جو لوگ ہیں جو رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں تو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے، کسی کو سر درد ہو جاتی ہے، کسی کو اور بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑ تا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔ لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعۃً سچے عذر کی وجہ سے رکتے ہیں، اللہ کی خاطر رکتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔ "لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے"۔ پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر درد دل ہو تو ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعۃً تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے درد دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اب ایسے بہت سے وجود ہمارے علم میں ہیں یعنی اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ روزہ نہ رکھنے کی بے قراری ان کو بے چین کرتی ہے اور وہ دعائیں کرتے ہیں، دعائیں کرواتے ہیں۔ اس سلسلے میں کئی ایسے احباب و خواتین ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ روزہ نہ رکھنے کے نتیجے میں کس قدر ان کے دل میں کرب پایا جاتا ہے۔ "جبکہ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں"۔ اب اپنا حال بیان فرماتے ہیں، "جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تم نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل"۔ اب اللہ نے نظر فرمائی اور ایک طائفہ انبیاء کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتا ہے اور لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ کا مضمون بیان فرما رہا ہے۔ یہ مضمون ہے جو عین قرآن کے مطابق ہے کہ تو نے اپنے نفس کو کیوں اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

پس یہی نہیں کہ آپ اپنے نفس پر رحم کریں جو لوگ آپ اپنے نفس پر رحم نہیں کرتے ان پر اللہ رحم کرتا ہے اور لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ کی تکرار ہر جگہ انہیں معنوں میں پائی جاتی ہے۔ پس اپنی حالت پر خود رحم نہ کریں یہ بڑی بے رحمی ہو گی۔ اگر آپ اپنی حالت پر رحم کریں گے تو اس سے بڑی بے رحمی آپ اپنے آپ سے نہیں کر سکتے۔ کوشش کریں کہ جس حد تک ہو آسانی اور سہولت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں مگر اپنے پر رحم کھانے کی وجہ سے نیکیوں سے محروم نہ ہوں۔ ایسی صورت میں اللہ آپ پر رحم فرمائے گا اور بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔ اب یہ دیکھیں اس کا دنیاوی طور پر نقصان اور کیا ہو گا۔

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794، 27-0471

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، "یہ لوگ ہیں کہ تکلف میں اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے"۔ اور یہ بھی بہت ہی دائمی حقیقت ہے۔ ایسے لوگ جو مومنوں میں سے کہلاتے ہوں اور ایمان کے لحاظ سے مومن ہی کہلائیں گے مگر بے وقوفی میں ان کو یہ علم نہیں کہ کونسا سچا سودا ہے کون سا جھوٹا سودا ہے۔ وہ اپنے نفس پر رحم کر کے مشقتوں سے بچتے ہیں لیکن دوسری مشقتوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے کم سے کم اتنی خوشخبری ضرور ہے کہ وہ مشقتوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا کفارہ ہو جاتا ہے لیکن اگر اللہ چاہے تو۔ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہ ہو صرف ایک سزا ہو۔ تم میری مشقت سے بھاگتے تھے اب اپنا حال دیکھو کہ کیسی کیسی مشقتوں میں ڈالے جا رہے ہو۔

یہ دستور اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ہمیشہ سے واضح ہے اور ہمیشہ سے صاف دکھائی دیتا ہے اور بہت سے لوگ ان مشقتوں کو دیکھنے کے بعد پھر گھبرا کر واپس لوٹتے ہیں۔ پس مشقتوں میں ڈالنا بے سبب بھی نہیں، محض سزا نہیں بلکہ توبہ کے لئے توجہ کو مبذول کرانے والی بات ہے۔ بکثرت میں ایسے دوستوں کو جانتا ہوں جنہوں نے چندوں میں سہولت حاصل کرنے کے لئے نفس کے بہانے بنائے، قربانیوں میں سہولت حاصل کرنے کے لئے نفس کے بہانے بنائے اور بہت سے امور میں نفس کے بہانے بنائے یہاں تک کہ ان کی زندگیاں مشقتوں سے لد گئیں۔ اتنی مشقتیں آپڑیں کہ انہوں نے گھیراؤ کر لیا اور ان کی کمریں دوہری ہو گئیں۔ پھر ایک دن ان کی آنکھ کھلی اور یہی مشقتیں ان کے لئے رحمت کا موجب بن گئیں۔ انہوں نے اچانک سوچا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ یہ زندگی تو بالکل بے کار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مصیبتوں سے ہم بچ نہیں رہے بلکہ مصیبتیں سہیڑ رہے ہیں۔ اور جب انہوں نے وعدہ کیا کہ آئندہ سے ہم اپنے نفس کے لئے کوئی بہانہ نہیں بنائیں گے ان کی زندگی کی کایا پلیٹ گئی۔ اور کثرت سے ایسے ہیں جنہوں نے پھر مجھے لکھا کہ ان حالات میں ہم نے مشقت ٹالنے کی کوشش کی تھی لیکن مشقت کو ٹال نہیں سکے۔ اب جب خدا کی خاطر مشقت قبول کرنے کے لئے آگے بڑھے ہیں تو مشقت آگے آگے بھاگ رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ہم مشقت سمجھتے تھے وہ مشقت تھی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان راہوں کو خود آسان فرما دیتا ہے اور کتنے بدنصیب ہیں جو اس بات کو جانتے نہیں، اس سے سبق حاصل نہیں کرتے۔ خدا کی خاطر مشقتوں سے بھاگیں گے تو مشقتیں آپ کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ پس آج کے رمضان میں یہ عہد کریں کہ ایسا نہیں کریں گے۔ خدا کی مشقتوں کو Chase کریں گے یعنی خدا نے واقعۃً جو مشقتیں مقرر فرمائی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مشقت تھی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آسانی کے لئے، آپ کی بھلائی کے لئے ایک مشکل راہ تجویز فرمائی جس کو وہ خود آسان کرتا ہے اور کوئی راہ مشکل نہیں رہتی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے"۔

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

یہی بات ہے جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ "انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے۔ بڑا ظلم کرتا ہے جو اپنے دل پر رحم کرتا ہے، اپنے آپ پر رحم کرتا ہے وہ تو مصیبتیں سہیڑ لیتا ہے۔ وہ جہنم اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے۔ "اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں"۔ یعنی اللہ کی خاطر جو نفس کا سوز اور گداز ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ ایک دوسری جہنم میں ڈالے جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے۔ "اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کی فکر بھی خود رکھتے تو وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے"۔ یہاں عصمت سے مراد عصمت انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ جسمانی لحاظ سے غیر کے شر سے بچنا ایک عصمت ہے۔ فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ کو ہر وقت اپنی عصمت کی فکر ہوتی کہ میں غیر کے وار سے کیسے بچایا جاؤں تو یہ آیت نازل نہ ہوتی وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا کلام آنحضرت ﷺ کی سیرت کے جگمگاتے ہوئے حصے پر عظیم روشنی ڈال رہا ہے۔ کبھی کسی عارف باللہ نے یہ بات نہ لکھی ہو گی۔ مجھے یقین ہے آپ تلاش کر کے دیکھ لیں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھی جو رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ 'یہ آیت نازل نہ ہوتی، یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس' صاف پتہ چلا ہے کہ خدا نے ضرورت محسوس فرمائی ہے کہ یہ نبی تو اپنی کچھ فکر نہیں کرتا، ہر خطرہ میں کود پڑتا ہے۔ تمام مشکل مقامات میں آگے بڑھ جاتا ہے۔

اب ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کو آپ دیکھ لیں کیسے کیسے مواقع پر آپؐ نے دشمنوں میں جا کر للکارا ہے کہ میں محمد ہوں آؤ اگر کسی کو قتل کرنا ہے تو مجھے قتل کرو، کسی نے وار کرنا ہے تو مجھ پر وار کرے۔ یہ ساری زندگی کا خلاصہ آپ نے ان لفظوں میں نکالا ہے کہ آپ نے اپنی عصمت کی کبھی فکر نہیں کی اور جب رسول اللہ ﷺ کو اس طرح خطرناک مقامات پر دلیر پایا اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپ نے اس کو للکارا ہے تو اللہ نے فرمایا وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس اے محمدؐ تیرا خدا تیری حفاظت کرے گا۔ فرماتے ہیں "حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے"۔ پس جو احمدی اس وقت مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں اور ہر وقت اپنی حفاظت کی صرف فکر کر رہے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سر وہ نہیں ہے۔ حفاظت کا سر یہ نہیں ہے کہ اپنی حفاظت کی صرف فکر کریں۔ اپنی حفاظت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنا یہ عام لوگوں کے لئے جائز ہے اور بعض دفعہ ضروری بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں قومی فوائد ہوتے ہیں لیکن جب مصائب آپڑیں اس وقت اپنی فکر نہ کرنا یہ سنت نبوی ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں جن کو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے ورنہ مضمون بگڑ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی خطرات کی تلاش نہیں کی تاکہ ان میں چھلانگ لگائیں۔ جب خطرات در پیش ہوئے تو پھر ان میں چھلانگ لگانے سے رکے نہیں۔ یہ دو بالکل الگ الگ باتیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالا، ہلاکت کی تلاش نہیں کی۔ ایسے مواقع سے بچے ہیں جن سے بے وجہ خطرہ در پیش ہو لیکن جب خدا کی خاطر خطرہ آن پڑا جس سے مفر کا سوال نہیں رہا اس خطرے کو مفر کے ذریعہ نہیں ٹالا بلکہ دوڑ کر اس خطرے میں داخل ہو گئے جو خدا کی خاطر آپ پر آپڑا ہے۔ پس یہ مضمون ہے جو خصوصیت کے ساتھ پاکستان کی احمدی جماعتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بے وجہ خطرات کو پیدا نہ کریں کیونکہ یہ حماقت ہے۔ یہ اللہ کے فرمان کے خلاف بات ہے۔ ہر احتیاط کے باوجود جب خطرہ پڑ جائے تو کوڑی کی بھی پرواہ نہ کریں اور پھر ایسے خطرات سے جنہوں نے خدا کی خاطر پڑنا ہے ان سے نہ بھاگیں۔ اگر ان سے بھاگیں گے تو یہ آپ کی حفاظت کی ضمانت نہیں ہو گی۔ اگر کہیں گے کہ ہاں اس خطرے کو اب ہم قبول کرتے ہیں جو کچھ بھی ہو، ہو جائے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس کیونکہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حق میں فرمائی ہے وہی آپ کے متبعین اور عاجز بندوں کے حق میں بھی کام کرتی ہے۔ یہ سنت نبوی ہے جو ہمیں ہر حال میں بچائے گی، ہر حال میں ہماری حفاظت فرمائے گی اور ہم پر سایہ فگن رہے گی۔ پس سنت نبوی کے تابع چلیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی کے سب مراحل آسان ہو جائیں گے۔

فرمایا "ابراہیم علیہ السلام کے قصے پر غور کرو جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے"۔ قصہ پر غور کرو اس قصے میں یہ بات ثابت ہے کہ ابراہیم خود نہیں کہہ رہے تھے کہ میرے لئے آگیں جلاؤ۔ جب آگ جلائی گئی تو اس سے بھاگنے کی بجائے اس میں گرنے کی طرف توجہ کی جو خدا کی خاطر تھی۔ پس قصے پر غور کرو نہ کہ ناسمجھی سے اس قصے کو اپنے اوپر چسپاں کرو۔ "یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے"۔ یہ حصہ پڑھنے سے رہ گیا تھا اس لئے میں دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا ہوں، آخری حصہ میں پڑھ چکا ہوں۔ یہ "البدر" میں عبارت چھپی ہے اور اس کے نیچے نوٹ ہے کہ اوپر کی تقریر فارسی زبان میں تھی اور بدر کے ایڈیٹر نے یہ نوٹ لکھا ہے کہ میں نے افادہ عام کی خاطر اردو میں ترجمہ کر کے لکھی ہے۔ پس یہ یاد رکھیں کہ اصل عبارت فارسی میں تھی جس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر جس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہیں اب اتنا سا وقت رہ گیا

ہے کہ میں یہ دعا پڑھ کر اس خطبے کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں "پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔ اس لئے روزے میں حائل ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی یہ دعا ہے جو اس مہینے میں کثرت سے کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کردے۔" "جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"۔

باقی انشاء اللہ اب اگلا جو جمعہ آنے والا ہے یہ جمعۃ الوداع کہلاتا ہے اور یہ رمضان کا آخری جمعہ ہوگا اس جمعے میں لوگ بہت کثرت سے آئیں گے اور مسجدیں بھر کے نمازی اچھل کر باہر جا پڑیں گے اور اتنے نمازی آپ مسجدوں میں دیکھیں گے کہ سارا سال جن کو مسجدوں میں ہونا چاہئے تھا وہ صرف اسی دن دکھائی دیں گے اور پھر الوداع کہہ کر چھٹی کر جائیں گے۔ یہ مضمون میں ہر دفعہ آپ کو سمجھاتا ہوں، آپ لوگ تیاری کریں اور اپنے گردو پیش یہ بات عام کریں کہ جو لوگ رمضان کی وجہ سے نمازوں کی توفیق پا رہے ہیں اور اس دن، جمعۃ الوداع کے دن حاضر ہونگے وہ ابھی سے تیاری کریں کہ الوداع کہنے کے لئے حاضر نہیں ہونگے بلکہ آئندہ رمضان کے استقبال کے لئے حاضر ہونگے۔ یہ لفظ جمعۃ الوداع ایک غلط معنی آپ کے سامنے رکھ رہا ہے اصل میں اسے جمعۃ الاستقبال کہنا چاہئے اور میں آپ کو ابھی سے متوجہ کر رہا ہوں کہ اپنے دوستوں، عزیزوں کو جب لے کے آئیں گے، اپنے بچوں کو بھی لائیں گے اس وقت ان کو سمجھائیں کہ یہ جمعہ، وداع کا جمعہ نہیں استقبال کا جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

جرمنی بھر میں جماعت کے مختلف مراکز میں ہزاروں احباب نے نماز عید ادا کی

ریجن نیدرزاخسن

سب سے بڑا اجتماع اس ریجن کے صدر مقام "ہنوفر" میں ہوا۔ نماز عید کیلئے ایک بڑا ہال حاصل کیا گیا تھا۔ سوا دو سو کے قریب افراد نے اس میں نماز عید ادا کی جن میں جرمن، عرب، افریقن، البانین اور پیرو سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ "ہنوفر" سے ۶۰ کلو میٹر کی دوری سے سترہ البانین نو احمدی بھی تشریف لائے۔ ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے ایک روز قبل منائی جانے والی عید میں اصرار کے ساتھ انہیں شامل کرنا چاہا لیکن انہوں نے اگلے روز ۶۰ کلو میٹر کی مسافت طے کر کے احمدیوں کے ساتھ ہی ہنوفر میں نماز عید ادا کی عید کے بعد مختلف رنگ و نسل کے احباب ایک دوسرے کو جس پیار و محبت کے ساتھ گلے مل کر مبارکباد دے رہے تھے وہ ایک بہت ہی روحانی پرکیف قابل دید منظر تھا۔

بریمرہافن

ریجن زاخسن کا دوسرا بڑا اجتماع بریمرہافن میں ہوا جہاں چند سال قبل جماعت احمدیہ نے ایک چرچ خرید کر خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کیلئے اسے خاص کیا۔ اس مرکز میں ۱۹۹۵ء میں ڈھائی سو افراد نے بیک وقت حضور پر نور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہاں ایک سو افراد نے نماز عید ادا کی جس میں دس نواحمدی بھی شامل تھے۔

VECHTA: یہاں ۴۰ سو افراد نے عید کی نماز ادا کی۔

OLDENBURG: یہاں ۴۰ احباب نے نماز ادا کی جماعت Aurich کے احباب نے بھی عیدالفطر کی نماز یہیں ادا کی۔

PEINE & HILDESHEIM: یہاں نماز ادا کرنے والوں کی تعداد علی الترتیب تیس اور پچیس رہی۔

جرمنی کے دیگر مقامات

جرمنی بھر کے دیگر مختلف مقامات میں بیت الرشید ہمبرگ، ناصر باغ گروس گیراؤ، بیت الظفر کاسل، میونخ کی مسجد المہدی، فرینکفرٹ میں فیبرک سپورٹس ہال قابل ذکر ہیں، جہاں دور و نزدیک سے ہزاروں افراد نماز عید کیلئے تشریف لائے۔

(ازماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی)

ترک پروگرام میں لجنہ اماء اللہ کی شرکت

ہم ترکیوں کی طرف سے منعقدہ ایک نشست میں شریک ہوئے۔ اس نشست کا نام "Frauen im Islam" تھا۔ اس نشست کا اہتمام مسٹر عبداللہ صاحب جو کہ ترک ہیں نے کیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ صاحب احمدیوں بلکہ احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ اس میٹنگ میں خدام کے علاوہ لجنہ میں سے خاکسار اور یجنل صدر لجنہ مسز فوزیہ ارشد صاحبہ، مس تنسیم عطا اور مس رضیہ یاسمین شریک ہوئے۔ کل ۵۰ کے قریب افراد تھے جن میں سب سے زیادہ تعداد جرمن احباب و خواتین کی تھی۔ پاکستان و مراکو کی اقوام کے علاوہ ترک احباب و خواتین کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ "عورتوں کا اسلام میں مقام" اس موضوع پر بات چیت کے لئے مسٹر عبداللہ نے ایک جرمن خاتون کو مدعو کیا تھا جنہوں نے مذہب اسلام میں Studiert کیا ہوا ہے۔ ساڑھے چھ بجے پروگرام شروع ہوا تھا۔ قریباً دس بجے اختتام پذیر ہوا۔ حیرت کی بات ہے کہ اس موضوع پر بحث کرنے کیلئے انہیں اپنی قوم یا مسلمانوں میں سے کوئی شخص نہ ملا۔ پونے آٹھ بجے تک اس خاتون نے کتاب "Frauen im Islam" میں سے تفصیلاً بتایا۔ وقفے میں مشروبات و کچھ کھانے پینے کی اشیاء رکھی گئی تھیں۔ وقفے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مختلف لوگوں نے مختلف سوالات کئے مثلاً تعداد ازواج سے متعلق سوال تھے۔ کچھ اعتراضات بھی تھے جن کے تسلی بخش جوابات وہ جرمن خاتون نہ دے سکیں۔ تو ہماری بچیوں نے دیئے مثلاً ایک اعتراض کہ حضرت محمد ﷺ نے یہودیوں سے بغیر ان کی پہل اور وجہ کے جنگیں کیں۔ ہمارے جوابات پر وہ خاموش ہو جاتے رہے بلکہ زیادہ تر ٹالتے رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ایک ترک خاتون اور ایک مراکو کی خاتون جو کہ مسلم ہیں سے ہماری بات چیت ہوئی ہم نے ان سے ایڈریس لئے اور انہیں اپنے ایڈریس دیئے۔ ایک کتاب ۹۹ اسلام ترک خاتون کو دی اور کچھ لوگوں کو ہم نے "Frauen im Islam" دی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(طاہرہ ظفر شیخ، سیکرٹری تبلیغ Koblenz)

نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم قریشی انعام الحق صاحب کو نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت مقرر کیا گیا ہے لہٰذا جملہ امراء صدر و سیکریٹریان "وقف نو" نوٹ فرمائیں اور آئندہ وقف نو کے تعلق سے ان سے خط و کتابت کریں۔ جزاکم اللہ۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

Gymanasium سکول میں تبلیغی لیکچر

Neufahrn Gymanasium میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے پروگرام ہوا جس میں صدر لجنہ اماء اللہ میونخ نے شرکت کی اور 9th کلاس کے طلباء اور طالبات کو "اسلام میں عورت کے مقام" پر لیکچر دیا اور طالبات کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

Religion کی ٹیچر نے بتایا کہ کلاس آج کل اسلام کے بارہ میں پڑھ رہی ہے اور بہت سے سوالات طالبات نے اکٹھے کئے ہیں جو وہ "اسلام میں عورت کی کیا حیثیت ہے" جاننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سوالات کی ایک لسٹ تیار کی ہوئی ہے۔ ۲ طلباء نے سامنے آکر سوالات شروع کئے۔ سوالات بہت زیادہ تھے چند سوالات پیش ہیں:۔

مسلم فیملی میں عورت کا کیا کردار ہے۔ کیا مرد اور عورت دونوں کو اجازت ہے کہ ہر روز اکٹھے کام کریں؟ کیا عورت اکیلی گھر سے باہر جاسکتی ہے؟ قرآن پاک میں پردہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا جرمن عورتوں کے ساتھ مسلم عورت کا دوستانہ تعلق مشکل ہے؟ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ مسلم عورت جو جرمنی میں رہتی ہے اس کے عقیدہ پر اثر پڑتا ہے اور وہ تبدیل بھی ہو سکتا ہے؟ مسلم عورت کی فارغ اوقات میں کیا مصروفیات ہوتی ہیں یعنی (Hobby) کیا تیراکی کی اجازت ہے؟ کیا جرمنی میں صرف عورتوں کیلئے سوئمنگ پول مل سکتا ہے جبکہ یہ مشکل ہے؟ کیا قرآن میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کے ہر حکم کو مانتی ہے اور خاوند فیملی کا ذمہ دار ہوتا ہے حالانکہ اس طرح عورت کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ کیا عورت کو اپنے خاوند کا ہر حکم ماننا پڑتا ہے حالانکہ وہ اس حکم کو پسند نہ بھی کرے؟ اسلام میں طلاق یافتہ عورت کی کیا حیثیت ہوتی ہے؟ کیا آپ کے جرمن عورتوں سے تعلقات ہیں اور آپ اس کلچر میں کس طرح محسوس کرتی ہیں؟ جہاد یعنی اسلامی جہاد کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں اور اسی طرح اور بہت سے سوالات کئے۔ صدر لجنہ نے جن کے مناسب جوابات دیئے آخر میں Frau Manke کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک اور دو جرمن کتب اسکول کی لائبریری کیلئے دی گئیں جن سے وہ بہت خوش ہوئیں اور اس پورے پروگرام میں طلباء نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور پوری توجہ سے سنا اور یوں حقیقی اسلام کا تعارف کرانے کا موقع ملا۔

(رپورٹ: امۃ النصیر طارق، صدر لجنہ اماء اللہ میونخ)

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وکیلہ بیگم بنت مکرم شیخ شعبان خان صاحب اہلیہ ولیم الدین صاحب آف کیرنگ کو اخراج از نظام جماعت کی سزا دی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (نائب ناظر امور عامہ قادیان)

نمازوں اور دعاؤں کے روح پرور اور پاکیزہ ماحول میں

جماعت احمدیہ گھانا کے ۶۹ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

مثالی نظم وضبط کے ساتھ ۴۰ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ ملک کے صدر عزت مآب جے۔ جے رولنگز اور دیگر سر کردہ افراد کی شرکت اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین۔

(رپورٹ قریشی داؤد احمد)

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل اور اس کے بے انتہا احسانات ہیں کہ امسال جماعت احمدیہ گھانا کا ۶۹ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء کو گھانا کی اپنی جلسہ گاہ "بستان احمد" میں شایان شان طریق پر انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ جس میں ملک کے کئی وزراء 'امراء' سفراء کے علاوہ دیگر سر کردہ افراد شامل ہوئے جس میں صدر مملکت کی شمولیت ہمارے لئے بہت خوشی کا باعث ہوئی۔

پہلا روز۔ پہلی نشست

پہلے روز کے پہلے جلسے کا آغاز صدر مملکت کی سٹیج پر آمد سے ہوا۔ تمام حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا۔ اس اجلاس کے چیئرمین کی ذمہ داری نائب امیر اول Mr. Nuruddin Adumatta نے ادا کی انہوں نے صدر مملکت کو جماعت کیطرف سے خوش آمدید کہا بعد تلاوت و نظم مکرم مولانا عبد الوہاب صاحب آدم امیر و مشنری انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے سب سے پہلے صدر مملکت کی آمد کو سبھی کیلئے باعث مسرت بتایا۔ افتتاحی خطاب کے بعد صدر مملکت نے اپنی مختصر خطاب میں بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کے انتظامات اور اس کے نظام سے بیحد متاثر ہوں۔ صدر مملکت جلسہ کے انتظامات اور کارروائی سے اس قدر متاثر تھے کہ وہ جب بھی مکرم امیر صاحب کے حوالہ سے کوئی بات کرتے تو وہ امیر صاحب کے لئے "Our Leader" کا لفظ استعمال کرتے۔ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ "نعرہ تکبیر" کا لفظ ذہن نشین کر کے ایک موقع پر بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگایا جس کے جواب میں جلسہ گاہ میں موجود تمام حاضرین نے اللہ اکبر کہہ کر اس کا جواب دیا۔ یہ نظارہ بڑا ہی روح پرور تھا کہ ایک عیسائی ملک کا عیسائی حکمران نعرہ تکبیر بلند کر رہا ہے۔

صدر مملکت کے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے بطور خاص بھجوائی جانے والی "الیس اللہ بکاف عبدہ" کی انگوٹھی اور کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے خطاب "Universal Moral values, Politics & World peace" کی کاپی پیش کی۔

دوسری نشست

اس دوسری نشست کے مہمان خصوصی آنریبل ایڈورڈ صالح صاحب وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ روڈز تھے۔ اور مکرم الحسن بن صالح صاحب نے صدارت کا فریضہ سرانجام دیا۔ وزیر موصوف احمدیہ سینڈری اسکول کاسی کے پڑھے ہوئے ہیں اور اکثر اظہار کرتے ہیں کہ انہیں جو مقام ملا ہے وہ احمدیہ اسکول کی مرہون منت ہے۔ گرچہ عیسائی ہیں لیکن جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

بعد تلاوت و نظم مکرم عبد اللہ ناصر بوانگ ریجنل ڈائریکٹر ایجوکیشن، اشانٹی ریجن و ممبر نیشنل مجلس عاملہ نے "ظہور امام مہدی" کے عنوان سے تقریر کی اس کے بعد آنریبل ملک الحسن یعقوب ممبر پارلیمنٹ و ممبر نیشنل مجلس عاملہ نے جلسہ سالانہ U.K ۱۹۹۷ کے بارہ میں اپنے تاثرات دئے۔

اس کے بعد وزیر موصوف نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا انہیں لٹریچر اور جماعت کیطرف سے شائع کیلنڈر دیا گیا۔

شبینہ اجلاس

۱۸ دسمبر بعد نماز مغرب وعشاء شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بعد تلاوت و نظم ایک تقریر "دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان سے ہوئی دوسری تقریر "حج بیت اللہ کی سعادت اور میرے تاثرات" کے عنوان سے ہوئی۔

دوسرا روز۔ پہلا اجلاس

اس جلسہ کے مہمان خصوصی Mr. Nil Okaija Adamafo وزیر داخلہ تھے جبکہ صدارت مکرم یوسف علی صاحب چیئرمین (NDC) حکومتی پارٹی نے کی مکرم یوسف علی صاحب مختلف وقتوں میں مختلف شعبوں کے وزیر رہے ہیں اور بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ بعد تلاوت و نظم مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم نے "مالی قربانی اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے تقریر کی اس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا انہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کی جانے والی جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ انہیں بھی حضور کے کینیڈا کے جلسہ کے خطاب کی کاپی اور جماعتی کیلنڈر پیش کی گئی۔ اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور اس کے بعد حضور پر نور کا خطبہ جمعہ بذریعہ سیٹلائٹ Live سنایا گیا۔

شبینہ اجلاس اور نو مبائعین کے ایمان افروز واقعات

بعد نماز مغرب وعشاء یہ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں نو مبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے جو نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہیں۔ جو ذیل میں اختصار کے ساتھ دئے جاتے ہیں۔

۱۔ Nana Ibrahim Agyemang آف بروکنگ آہافو ریجن نے بیان کیا کہ "میں اپنے علاقہ میں بت پرستوں کا راہنما تھا اور میرا اپنا بت تھا۔ میں نے ایک عرصہ تک نہ صرف بت پرستی کی بلکہ خود Fitish Priest کے طور پر کام کرتا رہا۔ میں نے احمدیت ایک خواب کے ذریعہ قبول کی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے اسلامی لباس یعنی گاؤن پیش کیا گیا ہے اور ایک ٹوپی پہننے کو دی گئی ہے۔ اس کے بعد مجھے ایک خاتون ایک وسیع جگہ میں لے گئی جہاں بہت لوگ جمع تھے جنہوں نے سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ پھر مجھے ایک بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس نے مجھے سونے کے تین بڑے ٹکڑے پیش کئے اور مجھے کہا کہ میں اپنا لباس اتار دوں لیکن اس خاتون نے جو مجھے ساتھ لے کر آئی تھی اشارۃ کہا کہ یہ پیشکش قبول نہ کروں۔ تب میں نے وہ پیش کش مسترد کر دی۔

جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ یہ خبر ان کیلئے حیرانی کا باعث تھی تاہم میں نے انہیں بتایا کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں بت پرستی ترک کر کے اسلام قبول کر لوں گا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔

چنانچہ میں ایک احمدی دوست سے ملا اور اسے کہا کہ میں احمدیت قبول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ دوست مجھے ٹیچی مان میں ریجنل مشنری کے پاس لے گیا جہاں میں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

میں نے احمدیت اس لئے قبول کی کہ میں نے دیکھا کہ غیر احمدی مسلمانوں کی نسبت احمدی حقیقی اسلام کی پیروی کرتے ہیں۔ امسال کانفرنس کیلئے جو Theme رکھا گیا ہے کہ "توہمات کی پیروی قومی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے" میں تمام بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بدروحوں کا کوئی وجود نہیں جو مافوق البشر طاقت رکھتی ہیں کیونکہ میں خود ایک Fitish priest تھا اور لوگوں کو دھوکہ دیا کرتا تھا۔ اگر وقت ہوتا تو میں اس کا مظاہرہ بھی دکھاتا کہ ہم لوگ لوگوں کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمیں ایسے عقائد نہیں رکھنے چاہئیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں تمام دوستوں سے درخواست دعا کرتا ہوں۔

۲۔ مسٹر یونس داؤد صاحب آف Wale Wale ناردرن ریجن نے بتایا کہ میں غیر احمدی تھا اور اپنے علاقہ میں مسلمانوں کا امام تھا۔ میں نے اپنے گاؤں اور پھر ٹمالے میں اسلامی تعلیم حاصل کی۔ لیکن میں بڑے بڑے معلمین اور اماموں کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے مطمئن نہ تھا کیونکہ ہمارے اماموں اور معلمین کے قول وفعل میں تضاد ہے۔

ایک دفعہ ایک مشہور امام جس کا نام میکانو (Meekano) تھا۔ سیرت النبی کے اجلاس میں شرکت کیلئے ٹمالے آیا۔ میں بھی اس کا پیروکار تھا۔ جلسہ کے اختتام پر امام کو بہت سی گائیں، بکریاں اور ایک خطیر رقم کے علاوہ کئی اشیاء تحفۃً پیش کی گئیں۔ اس وجہ سے لوگوں میں کافی اختلاف ہوا۔ میرا اپنا نظریہ تھا کہ اتنی بڑی رقم اور تحائف امام کو دینے کی بجائے کیوں نہ ٹمالے کی جامع مسجد کی تعمیر نو کیلئے خرچ کئے جائیں، جس کی حالت خراب ہے اس واقعہ کی وجہ سے مزید دلبرداشتہ ہو گیا۔ چونکہ میں نے احمدیت کے بارہ میں سن رکھا تھا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ بعض احمدی دوستوں کی وساطت سے میں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۳۔ مسٹر کریم Mr. Kareem ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو سلاگا (Salaga) ناردرن ریجن (یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو ضلعی وزیر کو کہتے ہیں) انہوں نے کہا "میں ایک مسلمان گھر میں پیدا ہوا لیکن عیسائی ماحول میں پرورش پائی اور پھر میں نے عملی طور پر ۱۹۸۳ء میں اسلام کی طرف مکمل رجوع کیا۔ میں ایک زراعت آفیسر تھا اور ۱۹۹۰ء میں ڈسٹرکٹ سیکرٹری (ضلعی وزیر) مقرر کیا گیا جس عہدہ پر میں آج تک قائم ہوں۔

سلاگا (Salaga) ایک روایتی اسلامی قصبہ ہے۔ جب میں نوجوان تھا تو کہا جاتا تھا کہ احمدی ایک غلط اسلام کی پیروی کرتے ہیں۔ اسلئے میں نے اکثر احمدیوں سے کنارہ کشی اختیار کی۔ باوجود اس کے کہ کچھ پاکستانی مبلغین وہاں آیا کرتے تھے۔ میں ان کے پاس کبھی نہیں گیا۔ میں Mr. Muhammad Ackonathe ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کی وساطت سے احمدیت سے متعارف ہوا۔ نیز کچھ کتب کا بھی مطالعہ کیا تو مجھے احساس ہوا کہ دراصل احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ جس قسم کے اسلام کی ہم پیروی کرتے ہیں وہ توہمات سے بھرپور ہے۔ جسے بعض علاقوں میں ذاتی جائیداد سمجھا جاتا ہے۔ مختصراً میں نے احمدیت اس وقت قبول کی جب مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب ٹمالے تشریف لائے۔ اور میں مکرم امیر صاحب سے ٹمالے ائرپورٹ پر ملا تو میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے کہا کہ یہ نادر موقع ہے کہ میں احمدیت قبول کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے انہوں نے استعارہ کے طور پر کہا کہ یہ آخری بس ہے۔ ایسا نہ ہو میں لیٹ ہو جاؤں اور پھر ایسا موقع میسر نہ آئے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت فارم پر کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر لی۔

میں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ اس چیز کو مدنظر رکھ کر کیا کہ اس کے بدلہ میں مجھے بہت سی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم میں اس کیلئے تیار ہوں۔ میں نے یہ ارادہ بھی کیا ہے کہ میں دوسرے لوگوں کو بھی احمدیت کی طرف مدعو کروں گا مجھے یقین ہے کہ آپ کی دعاؤں کے طفیل احمدیت کی خاطر مجھے جو بھی مشکلات اٹھانی پڑیں گی مجھے اس سے راحت ہو گی۔

گھانا میں جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت سمجھی جاتی ہے۔ میں یہ بات جماعت کی روحانی حیثیت کے ساتھ اس کی سوشل، مالی اور دیگر ترقیاتی پروگراموں کو مدنظر رکھ کر کہہ رہا ہوں۔ میں نے یہ چیز صرف احمدیت میں دیکھی ہے کہ احمدیت کے لیڈر لوگوں سے خدمت لینے کی بجائے اس چیز میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کی خدمت کی جائے جبکہ دیگر مذاہب اور مسلمان فرقوں میں معاملہ اس کے برعکس ہے مجھے اس وقت بہت تعجب ہوا جب

میں نے دیکھا کہ مکرم امیر صاحب ہمیں اشیاء خورد و نوش پیش کر رہے تھے۔

میں احمدیت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہوں اور میں تمام بھائیوں سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ Mr. Abdullah Yaparsi

Nyankpala ناردرن ریجن۔ انہوں نے بیان کیا کہ احمدی داعیان الی اللہ کی ٹیم ہمارے گاؤں آئی۔ ہم نے ان کی باتیں سنیں تو ہمیں احساس ہوا کہ یہ ہمیں سچی باتیں بتا رہے ہیں۔ اس سے قبل مسلمان ہونے کے باوجود ہم اسلام کے حقیقی علم سے نابلد تھے۔ ہم نے احمدیت قبول کی تو ان لوگوں نے ہمیں حقیقی اسلام سکھانا شروع کیا۔ اس کے بعد ٹمالے سے ایک مسلمان آیا جس نے ہمیں کہا کہ احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہیں۔ ہم نے انہیں جواب دیا کہ اگر آپ لوگوں کے پاس بہتر اسلام تھا تو آپ اتنے سالوں سے ہمیں وہ اسلام سکھانے کیوں نہیں آئے۔ اگر اب احمدی ہمیں اسلام کی تعلیم دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہتر مسلمان ہیں۔

ہمارے گاؤں میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جس میں زیادہ سے زیادہ آٹھ یا نو لوگ جا سکتے تھے۔ جبکہ ہمارے گاؤں میں جمعہ کے دوران تقریباً ۶۰۰ کے قریب حاضری ہوتی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے ایک بڑی مسجد ہمارے گاؤں میں تعمیر کر دی۔ ہم نے پختہ یقین کے ساتھ احمدیت قبول کی ہے۔ میں نے بوادی میں تربیت سنٹر میں دو ہفتے کا کورس مکمل کیا ہے۔ اس دوران میں نے اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

۵۔ مسٹر عبداللہ حسن ٹمالے نے بیان کیا:

"میں نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم سب لوگوں پر ہے جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت میں سچائی کی طاقت ہے۔ بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو بڑے امام یا معلم سمجھتے ہیں وہ متحمل مزاج نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدی ہی حقیقی معنوں میں آنحضورؐ کے سچے پیروکار ہیں۔ مجھ پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ جہاد اپنے بھائیوں کو قتل کرنے کا کام نہیں ہے بلکہ حقیقی جہاد یہ ہے کہ انہیں دین اسلام کی سچی تعلیم دی جائے اور اس حقیقی جہاد کا تصور میں نے صرف جماعت احمدیہ میں دیکھا ہے۔ میں بوادی ٹریننگ سنٹر میں حقیقی اسلام سے روشناس ہوا اور مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا ہے اس کی بنا پر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے جب بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور آئندہ سالوں میں یہ جگہ جہاں ہم کانفرنس منعقد کر رہے ہیں کانفرنس کیلئے چھوٹی ہو جائے گی۔

احمدی داعیان الی اللہ ہمارے گاؤں آئے۔ ان کی تبلیغی مہم بہت کامیاب رہی کیونکہ اگلی صبح ہم سب نے احمدیت قبول کر لی لیکن جو امام ہمیں نماز پڑھاتا تھا اس نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت ہمارے لئے ایک مسجد زیر تعمیر ہے۔ اب امام کے علاوہ جو کہ باہر کا آدمی ہے گاؤں کے تمام لوگوں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

آخری روز۔ پہلا اجلاس

صبح دس بجے جلسے کا آغاز ہوا۔ صدارت آنریبل الحاج مہاما ادریسو وزیر دفاع نے کی اور مہمان خصوصی آنریبل ایم اے سعید وزیر مملکت اور ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر محمد بن ابراہیم ریجنل پریذیڈنٹ ویسٹرن ریجن و ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ ویسٹرن ریجن نے "مسجد نصرت جہاں اور اس کے اثرات" کے عنوان پر کی۔

اس کے بعد دوسری تقریر ڈاکٹر یوسف احمد صاحب ایڈوسائی سینئر سرکٹ مشنری نے "Witch Craft" کے عنوان سے کی اس کے بعد مکرم سعید کوکو جان صاحب نے "اسلام اور آزادی مذہب" کے عنوان پر بعدہ مہمان خصوصی نے جلسہ سالانہ یو کے ۹۷ پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ نے بیرونی ممالک سے آنے والوں کا تعارف کروایا۔

آخری اجلاس

بعد دوپہر جلسے کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب نے "مباہلہ ۱۹۹۷ء کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم امیر صاحب مشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کے دوران بعض خصوصی مدعوین کو بھی خطاب کا موقع دیا گیا جن میں پیراماؤنٹ چیف کے نمائندہ اور آئیوری کوسٹ کے سفیر بھی شامل تھے۔ اللہ کے فضل سے جلسہ انتہائی کامیاب رہا اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بارش جو کئی دنوں سے مسلسل پیچھا کرتی آرہی تھی اللہ کے فضل اور حضور پر نور کی دعاؤں سے عین جلسہ سے چند دن قبل ہی اس نے پیچھا کرنا چھوڑ دیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف مراکز میں ہزاروں احباب نے عید الفطر کی نماز ادا کی اور باہم معانقہ و مصافحہ کے بعد ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

کوٹ پلہ (اڑیسہ) خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کوٹ پلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم مقیم خان صاحب سابق قائد مجلس نے تقریر کی اور اس کے بعد صدارتی خطاب میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے اور دینی خدمات پر مفصل روشنی ڈالی۔

(شمس الدین خان معلم)

پینگاڑی (کیرلہ) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ بعد تلاوت و نظم صدر جماعت پروفیسر محمد احمد صاحب اور مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ (این کنجی احمد سکریٹری تبلیغ)

پردہ (چھپیس گڑھ۔ یوپی) اس جلسہ کی صدارت مکرم ظہور حسن دانی صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک عزیز عطاء النصر دانی نے جبکہ نظم عزیز شکیل احمد دانی نے بڑی خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم منور احمد صاحب دانی نے پیشگوئی کا متن پڑھا۔ بعدہ خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر بتایا اور چیدہ چند کارنامے سنائے۔ صدر صاحب نے مختصر خطاب کیا اور نصائح فرمائیں بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

امروہہ (یوپی) مسجد احمدیہ امروہہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منایا گیا۔ اور درج ذیل اشخاص نے تقاریر کیں۔ محمد راشد صاحب۔ تلاوت۔ مولوی ظہیر احمد صاحب۔ نظم۔ فراست علی صاحب۔ متن پیشگوئی۔ مبارک احمد صاحب: پس منظر پیشگوئی مصلح موعود۔ طاہر احمد صاحب سیرۃ حضرت مصلح موعود۔ مولوی ظہیر عالم صاحب:۔ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ مکرم محمد راشد صاحب۔ ذیلی تنظیم کے برکات خاکسار کی صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شرافت احمد خان مبلغ امروہہ)

جموں:۔ جلسہ کا انعقاد زیر صدارت عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر ہوئی۔ اس کے بعد دیگر کئی مقررین نے یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ اور پھر صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رحمت اللہ منڈاشی صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

عثمان آباد (مہاراشٹر) بعد نماز جمعہ مسجد الغالب میں جلسہ منعقد ہوا برادرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تلاوت و نظم کے بعد ایک ناصرہ تین لجنہ اور تین انصار نے تقاریر و نظم پڑھیں۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(عبدالعظیم عثمان آباد)

دیلولہ پلی (آندھرا): ۹۸۔۲۔۲۰ بروز جمعہ المبارک جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کا فریضہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب سرکل انچارج کھمم نے ادا کیا۔ مختلف عناوین سے معلمین نے تقاریر کیں۔ بذریعہ لاؤڈ سپیکر قرب و جوار میں لوگوں کے کانوں تک صدائے حق پہنچایا گیا۔

(خادم سلسلہ ایم اے زین العابدین)

سونگڑہ (اڑیسہ) خاکسار کی زیر صدارت شایان شان طریق پر جلسہ کیا گیا۔ خاکسار نے تلاوت و نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے چند نصیحت آمیز کلمات پڑھ کر حاضرین کو سنائے۔ اس کے بعد مکرم منور الدین صاحب، مکرم سید انوار الدین صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ خاکسار کے صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیف الدین صدر جماعت سونگڑہ)

کلکتہ:۔ محترم امیر صاحب بنگال نیپال و آسام کے زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا محترم تاج الدین حیدر صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم فیروز الدین صاحب انور نے کی آپ نے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذہین و فہیم ہونے کا ثبوت مختلف حالات و واقعات کو سامنے رکھ کر دیا اس کے بعد مکرم مولوی نسیم صاحب طاہر مبلغ سلسلہ کلکتہ کی تقریر ہوئی بعدہ خاکسار نے آپ کے مختلف اعمال بارزہ کا تذکرہ کیا صدارتی خطاب کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت)

☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

ولادت

مکرم منصور احمد صاحب گلبرگی کے ہاں مورخہ ۲۴ دسمبر ۹۷ کو لڑکا تولد ہوا جس کا نام مظہر مشتاق رکھا گیا۔ نو مولود عبدالستار صاحب گلبرگی کا پوتا اور ذوالفقار احمد کا نواسہ ہے۔ اعانت بدر میں ۵۱ روپے۔

(عبدالمنان سالک یادگیر)

مکرم ڈاکٹر سید اخلاق احمد جوآز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۸-۲-۱۲ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام سید فضل احمد تجویز کیا گیا ہے جو مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک کا نواسہ اور مکرم سید عبدالحفیظ صاحب دکنی مرحوم کا پوتا ہے۔ عزیز کی صحت و سلامتی خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے مبلغ ۱۰۰ روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔

(مقصود بھٹی مبلغ سلسلہ بنگلور)

لجنہ اماء اللہ یادگیر کی جانب سے ایک روزہ تبلیغی دورہ

مورخہ ۹۸۔۲۔۲۳ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یادگیر' سیکرٹری ضیافت' سیکرٹری مال' سیکرٹری ناصرات' سیکرٹری تبلیغ اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ تیماپور پر مشتمل وفد بذریعہ جیپ یادگیر کے مضافات کے دو گاؤں رماپور اور بھونال کا تبلیغی دورہ کیا جلسے منعقد کئے اور تبلیغی نقطۂ نظر سے تقاریر کیں اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

یادگیر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تشریف آوری اور تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ ۹۸۔۲۔۲۲ بروز اتوار محترم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی مناظرہ کے اس تاریخی شہر یادگیر میں تشریف آوری ہوئی جہاں نومبر ۲۳ر ۲۴ر ۲۵ر ۱۹۶۳ء کو جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان ایک زبردست مناظرہ ہوا تھا۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ان کے ساتھ محترم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک اور محترم مولوی محمد موسیٰ صاحب گجراتی بھی تھے۔ مسجد احمدیہ میں محمد شفیع اللہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب' مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم محمد موسیٰ صاحب گجراتی کی گلپوشی کی گئی۔

پہلی تقریر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوئی جس میں انہوں نے خدام کو بڑے ہی احسن انداز و موزوں الفاظ کے ذریعہ ان کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے اپنے خطاب سے نوازا اور بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نذر الاسلام مبلغ سلسلہ یادگیر)

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاس

Westfalen میں پہلی مرتبہ نومبائعات لجنہ وناصرات کی تربیتی کلاس محترمہ نیشنل صدر زینت حمید صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حدیث مبارکہ اور عہد لجنہ کے بعد البانین بچیوں نے گروپس کی شکل میں جرمن ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے تمام ممبرات سے یسرنا القرآن' قرآن کریم اور نماز سنی اور صحیح تلفظ کی خاطر نماز کی دہرائی کروائی۔ سیکرٹری تبلیغ ساجدہ یوسف صاحبہ نے جرمن ترجمانی کی اور صحیح نماز ادا کرنے کا طریق کار بیان کیا کہ کیسے نماز پڑھی جاتی ہے؟ پھر ممبرات کے گروپس بنا کر لجنہ کی ڈیوٹی لگائی کہ نماز مکمل' کلمہ دعائیں اور چند سورتیں حاضر نومبائعات کو یاد کروائی جائیں۔ ۳ گھنٹے کی اس کلاس میں کوشش کی گئی کہ حاضر ممبرات استفادہ کرسکیں۔ MTA کیلئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ حاضر ممبرات میں ۶ البانین، ۸ ناصرات ایک جرمن اور ۳ اطفال شامل ہوئے۔ دوران پروگرام ریجنل صدر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات ملفوظات اور درثمین کے اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ کلاس کے بعد ریجن کی تمام صدران لجنہ اماء اللہ کے ساتھ اجلاس ہوا اور نیشنل صدر صاحبہ نے بہترین نصائح سے نوازا۔ آخر میں نومبائعین کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے Bouchlt کی صدر لجنہ نے مکمل تعاون کیا اور ضیافت کا بہترین انتظام کیا۔

بہترین تعاون کرنے والی دو جماعتوں Nord harn اور Ahaus کو خصوصی انعام دیا گیا۔

(رپورٹ: سمیعہ منور، ریجنل صدر Westfalen)

گیتا خدا کے منہ سے نکلا ہوا علم ہے۔ سوامی سروپانند

امرتسر: ۱۲ر مارچ (کلیش) شنکر آچاریہ نگر میں وراٹ ادھیاتم سمیلن مہامنڈلیشور سوامی آتمانند جی گری کی صدارت میں بڑی کامیابی سے جاری ہوا۔ تقریب کے دوسرے دن اس میں بولتے ہوئے سوامی سروپانند جی مہاراج نے شریمد بھاگوت گیتا کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ گیتا خدا کے منہ سے نکلا ہوا علم ہے۔ جس پر عمل کرنا انسان کا اولین فرض ہے۔ اس سے سکھ اور سکون حاصل ہوگی۔ سوامی جی نے گنگا۔ گئو۔ گورو اور گیان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ گنگا خدا کے قدموں سے نکلا ہوا امرت ہے۔ جو لاکھوں سالوں سے گنہگاروں کے گناہ کو دھو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کو ہرا بھرا بناتی ہے۔ سوامی جی نے کہا کہ گئوماتا کے ردم ردم میں دیوتاؤں کا بسیرا ہے اس کے گوبر میں لکشمی رہتی ہے۔ اس کے دودھ گھی میں دیا شکتی پیدا کرنے کا گن ہے۔ گورو کی اہمیت کو بتاتے ہوئے سوامی جی نے کہا کہ گورو کے بغیر معرفت نہیں ہوسکتی۔

ضروری اعلان

جملہ سکریٹریان وقف نو کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ ربوہ سے محترم وکیل صاحب وقف نو نے ہدایت فرمائی ہے کہ وقف نو سے متعلق رپورٹیں امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت احمدیہ کی معرفت بھجوائی جائیں۔ اس کی روشنی میں اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ وقف نو سے متعلق اپنی کارگزاری رپورٹ امیر جماعت یا صدر جماعت کے توسط سے دفتر شعبہ وقف نو قادیان کو بھجوایا کریں جزاکم اللہ۔

(نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم امان علی صاحب مبلغ سلسلہ ہریانہ کو پہلا بیٹا بتاریخ ۹۸۔۲۔۲۱ عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "احسان احمد" تجویز فرمایا ہے جو مکرم حضرت علی صاحب نائب امیر آسام کا پوتا اور مکرم بلال حسین احمد صاحب صدر جماعت بریٹیا کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد رضوان متعلم مدرسہ احمدیہ

سویڈن میں ہر سال عورتوں پر تشدد کے بارہ ہزار واقعات

......انور رشید سویڈن......

مغرب کے ترقی یافتہ ممالک تیسری دنیا کے غریب اور پسماندہ ممالک اور بالخصوص مسلمان ممالک پر اکثر ہی اعتراض کرتے ہیں کہ وہاں عورتوں پر ظلم ہوتا ہے۔ ظلم کہیں پر بھی ہو وہ ظلم ہی ہے اور قابل مذمت ہے۔ خود ان ممالک میں بھی عورتوں پر تشدد کے واقعات کچھ کم نہیں ہیں۔ چنانچہ سویڈن کے اخبار "یوتے بوری پوستن" (Goteborgs posten) کی بارہ جنوری کی اشاعت میں سویڈن میں عورتوں پر تشدد کے واقعات کے اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بظاہر ترقی یافتہ اور تہذیب و تمدن کے دعویدار' مالی لحاظ سے خوشحال ممالک کی حالت کیسی دردناک اور فکر انگیز ہے۔ اخبار لکھتا ہے:

سویڈن میں تقریباً بارہ ہزار خواتین اپنے قریبی تعلق رکھنے والے یا واقف کار افراد کے ہاتھوں تشدد کا شکار ہوئیں اور یہ اعداد و شمار بڑھ رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تشدد کا شکار ہونے والی عورتیں اب پولیس کو اطلاع کرنے میں ہچکچاتی ہیں۔ اعداد و شمار میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ تشدد کرنے والا کون ہے لیکن تشدد گھر کی چار دیواری میں اور عورت کا کوئی واقف کار ہی کرتا ہے۔

۱۹۹۶ء میں ۱۲۲۱۰ اور ۱۹۹۷ء کے پہلے نو ماہ میں یہ تعداد ۸۸۸۸ تھی اور انسداد جرائم کے محکمہ کے مطابق یہ تعداد ۱۲۰۰۰ تک پہنچ جائے گی۔

ان اعداد و شمار میں وہ خواتین شامل نہیں ہیں جو تشدد کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دی جاتی ہیں کیونکہ وہ مقدمات قتل کے زمرے میں آتے ہیں۔ موت کے منہ میں دھکیلی جانے والی ان عورتوں کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

۱۹۹۱ء-۹۴ ہر سال ۱۶ سے ۲۴ خواتین اپنے ساتھی کے ہاتھوں موت کا شکار ہوئیں۔ اور یہ تناسب اسی طرح برقرار ہے۔

۱۹۸۱ء سے قبل خواتین پر تشدد کے واقعات کی بہت کم رپورٹ سامنے آئی لیکن اس کے بعد ہر سال اضافہ ہوتا گیا کیونکہ اس کے بعد زیادہ خواتین ان واقعات کو حکام کے نوٹس میں لانے لگیں۔

نصف سر درد کے حملوں سے بچاؤ کیلئے وٹامن بی ۲ مفید

سینٹ پال (امریکہ) ۹ مارچ (ڈی پی اے) اعصابی امراض کے ماہرین کی اکیڈمی کے جرنل نیورولوجی میں شائع شدہ ایک مطالعہ میں کہا گیا ہے کہ وٹامن بی ۲ کا استعمال آدھے سر کے درد کے حملوں کو روک سکتا ہے۔ نصف سر کے درد کے مریض کو سارا سارا دن شدید درد سر کے ساتھ متلی کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ روشنی اور شور سے اسے گھبراہٹ ہوتی ہے اس مطالعہ میں حصہ لینے والے بلجیم کے ڈاکٹروں نے ۴۰۰ ملی گرام وٹامن بی ۲ یومیہ کی خوراک تجویز کی جو کہ بہت بڑی ضرورت ہے۔ نتیجہ یہ سامنے آیا کہ جن مریضوں کو یہ دوائی دی گئی انہیں ان مریضوں کے مقابلہ پر جنہیں دوائی نہیں دی گئی تھی ۳۷ فیصد کم نصف سر درد کے حملے ہوئے۔ اور جب حملے ہوئے بھی تو یہ کم وقت کیلئے رہے۔ تازہ ترین مطالعہ سے پایا گیا ہے کہ وٹامن بی ۲ کے باقاعدہ استعمال کے ۲ ماہ کے اندر یہ پوری طرح موثر ہو جاتی ہے۔

پیدل چلنے سے شوگر کی بیماری روکی جاسکتی ہے

واشنگٹن ۸ مارچ (اے این آئی) ساؤتھ کیرولینا یونیورسٹی کے میڈیکل ریسرچروں نے دعویٰ کیا ہے کہ محض ۳۰ منٹ تک پیدل چلنے سے انسان شوگر کی بیماری سے بچ سکتا ہے۔ مطالعہ کر رہے ریسرچروں کی ٹیم کی قیادت کرنے والی الزبیتھ میئرڈیوس نے کہا کہ پیدل چلنے سے جسم کو اپنی ہی انسولین کا بہتر استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے۔ میئرڈیوس نے کہا سرگرمی کیسی بھی کیوں نہ ہو بڑھی ہوئی سرگرمی سے انسولین کی اثر پذیری میں بہتری آتی ہے۔ یہ ایک اچھی خبر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اور کچھ نہیں تو صرف پیدل چلنے سے آپ کی صحت بہتر ہوسکتی۔ آپ کو کسرتی جسم میں نہیں جانا پڑتا بشرطیکہ آپ ایسا چاہتے ہوں۔ انسولین کی اثر پذیری سے توانائی کیلئے خوراک جمع کرنے میں جسم کو مدد ملتی ہے۔ جب جسم موثر طور پر اپنی انسولین استعمال نہیں کرپاتا۔ انسولین کی مزاحمت یا امکانی طور پر شوگر کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔ مطالعہ جرنل آف دی امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن (جے اے ایم اے میں شائع ہوا ہے۔ یہ مطالعہ ۴۰ تا ۶۹ سال کی عمر کی عورتوں پر کیا گیا۔ جن میں سے کچھ میں بلڈ شوگر کی سطح نارمل تھی جبکہ دوسری عورتوں کو شوگر کی معمولی سی بیماری تھی۔ مطالعہ میں پایا گیا کہ تیز چلنے سیڑھیاں چڑھنے باغبانی اور معمول کے گھریلو کام کرنے جیسی معتدل سرگرمیوں سے انسولین کی اثر پذیری بہتر ہو جاتی ہے۔ مطالعہ سے اخذ کئے گئے نتائج اہم ہیں کیونکہ شوگر کے مریضوں میں سے ۲ تا ۴ گنا مریضوں کو دل کے عارضے کا امکان رہتا ہے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ فروری میں محمد آدم صاحب کے مکان پر خاکسارہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ایک جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدہ جلسہ کی اہمیت۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بہنوں نے بیان فرمائے۔

بیچ بیچ میں نعتوں کا سلسلہ چلتا رہا اور احادیث بھی سنائی جاتی رہیں۔ آخر میں سلام بدرگاہ ذی شان ۔۔۔۔ پڑھا گیا اور دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اجلاس میں ۷ غیر احمدی اور ۷ ہندو بہنوں نے شرکت کی۔ آخر میں چائے پلائی گئی اور شیرینی تقسیم ہوئی جس کا انتظام محمد عرفان صاحب نے کیا تھا۔

(آفریدہ حمید۔ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور)

اعلان نکاح و تقریب شادی

میرے بیٹے عزیز داؤد احمد کی تقریب شادی ۱۲ر دسمبر ۹۷ کو ہمراہ عزیزہ رحیمہ خاتون بنت مکرم شیخ غلام علی صاحب آف بہالہ (کلکتہ) عمل میں آئی۔ اگلے روز موضع ننگل باغبان میں دعوت ولیمہ ہوئی۔

رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(ناصر احمد فوجی ڈرائیور قادیان)

☆ مورخہ ۹۸-۲-۱۱ کو مکرم مولوی اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ نے ڈاکٹر ابصار احمد صاحب ولد مکرم انوار محمد صاحب ساکن راٹھ ضلع ہمیر پور یوپی کا نکاح عاصیہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم سید فروز الدین صاحب ساکن برہ پورہ ضلع مونگھیر (بہار) کے ساتھ بمقام برہ پورہ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس کے ساتھ ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب ۱۰۰ روپے اور مکرم ڈاکٹر ابصار احمد صاحب ۱۰۰ روپے۔ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (محمد انعام ذاکر قادیان)

۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ شافعہ غوری صاحبہ بنت مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزم مکرم ارشد حسین احمد صاحب ابن مکرم اکبر حسین احمد صاحب ساکن حیدر آباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری نے مبلغ یکصد روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔

☆ ۲۰ر دسمبر ۹۷ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ دریمین صاحبہ بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب چوہدری ساکن سری نگر کا نکاح عزیزہ مکرم شیخ سیف الرحمٰن صاحب ابن مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب مرحوم آف سری نگر کشمیر کے ساتھ مبلغ دو لاکھ ایک روپیہ حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

مکرم شیخ سیف الرحمٰن صاحب نے ۲۵۰ روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ (بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

عزیزہ عائشہ آسیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن فلک نما حیدر آباد (اے پی) ہمراہ مکرم بلال احمد صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان (مدراس) مورخہ ۱۸ر اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام شاہ فنکشن پلازا حیدر آباد ۲۱۱۰۱ روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت ۵۰ روپے۔

(عبد الرحمٰن فلک نما حیدر آباد۔ اے پی)

☆ مورخہ ۹۸-۳-۱۳ بروز جمعۃ المبارک محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ قادیان (نزیل پونچھ) نے مسجد احمدیہ پونچھ میں عزیزم مکرم مظفر احمد صاحب مبشر معلم وقف جدید پونچھ ابن مکرم محمد حسین صاحب عاجز شیندرہ کا نکاح عزیزہ شاہدہ پروین بنت مکرم منظور حسن صاحب آف درہ دلیاں پونچھ سے چوبیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت بنائے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (بشارت احمد سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم پونچھ)

مکرم محمد اسلم ایوب صاحب ابن محمد ایوب (ADM) صاحب مرحوم آف بھاگلپور بہار کا نکاح عزیزہ شگفتہ رضوانہ بنت مکرم محمد رضوان الدین صاحب مرحوم آف کلکتہ کے ساتھ حق مہر ۵۰۰۰ روپے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۹۷-۱۲-۲۰ بروز سوموار کو مسجد اقصیٰ میں پڑھایا اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

درخواست دُعا

مکرم راجہ گوہر الطاف صاحب کے گردے میں پتھری ہے جس کی وجہ سے انہیں اکثر تکلیف رہتی ہے نیز میرے والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ظہور احمد جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

خاکسار کے لڑکے عزیزم سلمان خان کا ختنہ ہوا ہے۔ مکمل صحت تندرستی درازی عمر عطا ہونے کے واسطے خاکسار کے اہل و عیال و والدین صاحبان کی صحت تندرستی درازی عمر کے واسطے نیز دینی و دنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(اسماعیل خان۔ جماعت احمدیہ ترکاؤں اڑیسہ)

☆ خاکسار کا لڑکا اور میرے بھائی مرحوم لطیف احمد خان کی لڑکی S.S.C کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔ دونوں کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

(فاروق احمد خان عادل آباد۔ آندھرا پردیش)

☆ عاجز کی اہلیہ کی ٹانگ کا اپریشن ۲۱ر نومبر ۹۷ کو ہوا تھا تاحال تکلیف میں کمی نہیں ہوئی۔ شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (محمد عبد اللہ بی ایس سی حیدر آباد)

نماز جنازہ

مسجد فضل لندن میں بتاریخ ۹۸-۲-۲۵ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ اہلیہ مکرم عبد الرشید قریشی صاحب۔ دفتر وکیل المال لندن۔

☆ مکرم اکبر اقبال صاحب یوگنڈا وفات ۱۵ر فروری بمقام یوگنڈا۔ واقف زندگی۔

دعائے مغفرت

خاکسارہ کی والدہ اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش آٹھ دسمبر ۱۹۹۷ء کو پاکستان بمقام [illegible] وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ ۱۱ر دسمبر کو حضور نے بھی مسجد فضل لندن میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

☆ محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد عظمت اللہ صاحب ۲۲ر نومبر ۱۹۹۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (رحمت اللہ غوری سیکرٹری مال حیدر آباد)

☆ افسوس مکرم شیخ امیر الدین آف سورو ۹۸-۲-۲۲ کو بعمر ۷۰ سال انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۹۶۳ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مخالفت اور تکلیفوں کے باوجود ثابت قدم رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور دینی کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ مرحوم کے والد مکرم شیخ حسیر الدین صاحب نے مسجد احمدیہ کیلئے [illegible] کی تھی جس پر خدا کے فضل سے احمدیہ مسجد تعمیر ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (غلام حیدر خان۔ معلم وقف جدید جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ)

بقیہ صفحہ : (۱۲)

ٹرینٹولا بے چینی اور جلن کے لحاظ سے آرسنک سے مشابہ ہے اور ہاتھ پاؤں کے تلوے جلنا خصوصیت سے سلفر کی یاد دلاتا ہے۔ رنگوں سے نفرت سپین کے لڑنے والے بیلوں سے ملتی ہے ان کی لڑائی رنگوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بیل سرخ رنگ سے بہت نفرت کرتا ہے اور اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔

آرسنک ٹرینٹولا کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے جب ٹرینٹولا ناکام ہو جائے تو آرسنک اس کی متبادل دوا کے طور پر کام کرتا ہے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے میں بہترین فارمولا آرنیکا، آرسنک اور لیڈم ہے۔ آرنیکا اور لیڈم لازم ہے اگر مکڑے وغیرہ نے کاٹا ہو تو آرسنک اگر بھڑ یا شہد کی مکھی وغیرہ کاٹے تو اس میں نیٹرم میور زیادہ مفید ہے۔ بچھو کے کاٹے میں بھی آرسنک والا فارمولا بہت اچھا ہے۔ اگر پانچ دس منٹ کے وقفہ سے دہرا دیں تو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔

ٹرینٹولا کی تکلیفوں میں سردی سے اضافہ ہو جاتا ہے مگر اس کی بعض علامتیں سلفر سے ملتی ہیں حالانکہ سلفر گرم مزاج دوا ہے مثلاً ہتھیلیوں، تلووں میں جلن کے لئے نیز عورتوں کے رحم میں جلن جس کے ساتھ ہسٹیریا بھی ہو جاتا ہے ٹرینٹولا دینا چاہیئے۔

ٹرینٹولا کا مریض عموماً یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی ہتک کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے وہ اندر ہی اندر کھولتا رہتا ہے اور سکیمیں بناتا ہے اگر کوئی لومڑ کی طرح چالاک ہو اور پاگل پن بھی نمایاں ہو تو اسے ٹرینٹولا اونچی طاقت میں دینا چاہیئے جس سے اس کی ساری خوفناک سکیمیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ ہر بیماری اور تکلیف کے موقعہ پر بے ہوشی کو خود پر طاری کر لیتا ہے، بیماری نہ بھی ہو تو بیماری کا بہانہ کرتا ہے، چکر آتے ہیں، سر میں اندرونی بے چینی ہوتی ہے جو آرسنک سے مختلف ہوتی ہے، کمزوری کی وجہ سے سر دائیں بائیں ہلاتا ہے۔ ٹرینٹولا کا مریض گھبراہٹ سے سر تکیے پر رگڑتا ہے سر میں وحشت محسوس ہوتی ہے۔ آنکھیں نہیں کھلتیں، روشنی سے زود حسی، کنپٹیوں اور گدی میں بہت درد ہوتا ہے۔

ٹرینٹولا کی نیٹرم میور سے بھی مشابہت ہے کہ سر پر ہتھوڑے پڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ ٹرینٹولا میں آنکھ کی بیماریوں کا اثر دائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔ دائیں آنکھ میں دھند، نظر کی کمزوری اور مواد نکلتا ہے۔ دائیں کان میں شدید درد ہوتا ہے۔ ناک میں نزلاتی مرکز دائیں نتھنے میں بن جاتا ہے جہاں سے نزلہ زکام کا آغاز ہوتا ہے۔ گلے میں بھی دائیں طرف تکلیف نمایاں ہوتی ہے۔ خوراک سے نفرت اور بے دلی ٹھنڈے پانی کی پیاس اور متلی بھی خصوصیت سے ٹرینٹولا کی علامتیں ہیں۔ گلے کی خرابی کی وجہ سے باہر بھی سوزش نمایاں ہو جاتی ہے۔

ٹرینٹولا میں شدید اور مسلسل قبض ہے جس کی وجہ سے مریض سخت بے چین رہتا ہے، کروٹیں بدلتا ہے اور تکیہ کے ساتھ سر رگڑتا ہے۔ اینیموں اور اسہال کی دواؤں سے بھی افاقہ نہیں ہوتا، مریض کو بالکل حاجت محسوس نہیں ہوتی۔ ایسی قبض میں ٹرینٹولا مفید ہے۔

بسا اوقات ذیابیطس غم اور فکر کے نتیجہ میں بھی ظاہر ہو جاتی ہے ایسی صورت میں سارے جسم میں خصوصاً ٹانگوں اور بازوؤں میں ہلکی سی دکھن کا احساس بھی ہو تو ٹرینٹولا بہت مفید دوا ہے۔ وقتی فائدہ ہی نہیں دیتی بلکہ اللہ کے فضل سے مکمل شفا بھی دے دیتی ہے۔

ٹرینٹولا گردوں میں تشنج جو پتھریوں یا سوزش وغیرہ سے ہو جائے، میں بہت مفید ہے اگر گردے کے اردگرد کولہے کے اوپر کمر کے پاس دردیں بھی نمایاں ہوں اور پیشاب میں جلن اور مقدار زیادہ ہونے اور اچانک جکڑن کی علامت پائی جائے تو ٹرینٹولا دیں۔

ٹرینٹولا میں ہائیوسمس اور کینتھرس کی جنسی علامات مردوں اور عورتوں دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ عورتوں میں شدید خارش جو رحم کے اندر تک جاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اگر اس میں جلن بھی پائی جائے تو ٹرینٹولا سے آرام آ جاتا ہے۔ رحم میں غدود کا بڑھ جانا، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا، ڈھیلا ہو کر لٹک جانا اور نیچے گرنے کا احساس ٹرینٹولا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر رحم دباؤ کو بالکل برداشت نہ کر سکے تو یہ ٹرینٹولا کی خاص علامت ہے۔

ٹرینٹولا کے تشنجات کا سانس کی نالی سے بھی تعلق ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے، گلے میں مسلسل چبھن کا احساس، آواز کا بوجھل پن بھی شامل ہے۔ اگر کھانسی کے ساتھ پیشاب خطا ہو جائے تو یہ ٹرینٹولا کی علامت ہے۔ کاسٹیکم میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔

ٹرینٹولا دل کی تکلیفوں میں خصوصاً دل کے دمہ میں بہت مفید ہے۔ دل کے دمہ میں سپونجیا چوٹی کی دوا ہے۔ آرا چلنے کی آواز سپونجیا کی خاص علامت ہے، دل پھیل کر کمزور ہو جاتا ہے ہر وقت سانس پھولا رہتا ہے چڑھائی مشکل ہو جاتی ہے۔ ٹرینٹولا میں بھی دمہ کے مزاج کے ساتھ دل کی کمزوری ہو، دل کانپنے کا احساس نبض کی بے قاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض اوقات بیلاڈونا کی طرح نبض بہت زوردار ہو جاتی ہے۔ انجائنا کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد چلنے سے سینے کے درمیان میں درد ہو تو یہ انجائنا کی علامت ہے۔ چلنے سے تشنج اور شدید درد ہوتا ہے۔

ٹرینٹولا میں پیٹھ پر بے شمار پھوڑے نکلتے ہیں جو کاربنکل بن جاتے ہیں۔ گردن کی پشت پر ریڑھ کی ہڈی کے اوپر دائیں یا بائیں طرف درد ہوتا ہے جو حرکت سے بڑھتا ہے۔ کاربنکل کی جڑیں ٹرینٹولا مکڑے کی طرح ہی پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ کاربنکل اکثر ذیابیطس کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ٹرینٹولا ذیابیطس میں بھی موجود ہے۔

ٹرینٹولا میں اعضاء میں سن ہونے کا احساس، کمزوری اور جلن پائی جاتی ہے جو اس کے عمومی مزاج کا خاصہ ہے۔ ہر وقت بے چینی رہتی ہے۔ اعضاء میں شدید درد ہوتا ہے۔ ٹانگوں کا درد خاص طور پر نمایاں ہے۔ جلد میں دکھن کا احساس جو ہلکے دباؤ کو برداشت نہ کر سکے۔ مریض کپڑے کا وزن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

ٹانگوں اور بازوؤں کا بوجھل پن اور ان کا سن ہونا خصوصاً کولہوں میں رات کے وقت درد ہوتا ہے۔ ٹرینٹولا میں عموماً رات کے وقت تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ تمام جسم میں خارش اور جلن ہوتی ہے۔ چلنے سے رانوں میں درد ہوتا ہے اور یہ احساس کہ ان پر کس کر پٹی باندھی گئی ہو۔ ٹانگوں کا فالج بھی نمایاں ہے، حرکت کے ساتھ پیٹھ میں درد اور بے چینی نیز سر درد کو حرکت سے آرام آتا ہے۔

ٹرینٹولا میں تشنج بہت نمایاں ہیں یہاں تک کہ یہ مرگی میں بھی شفا بخشنے کی طاقت رکھتی ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, | April 2nd 1998 | ISSUE NO.- 14

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب ”ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل“ سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 63)

سلفیوریکم ایسڈم

SULPHUROSUM ACIDUM

(Sulphuric Acid)

سلفیورک ایسڈ سلفر کا تیزاب ہے اور اس کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہے۔ عام بدہضمی کے نتیجہ میں سلفیورک ایسڈ پیدا ہوتا ہے اور ہائیڈروجن سلفائیڈ کی طرح کی بو نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ ہر تیزاب جو انسانی جسم میں موجود ہے بعض بنیادی خصوصیات کا حامل ہے جو مریضوں میں اثر دکھاتی ہیں اور اگر جسم میں کسی تیزاب کا اثر زیادہ ہو جائے تو اچانک شدید ضعف کا حملہ ہوتا ہے اور جسم سے طاقت نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ سلفیورک ایسڈ معدہ کی تیزابیت کی بہترین دوا ہے۔ اس دوا کے مطالعہ سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کوئی چیز بعض دفعہ کیمیاوی تبدیلی کے ساتھ اپنی علامتوں کو بالکل الٹا دیتی ہے۔ مثلاً سلفر گرم ترین دواؤں میں شمار کی جاتی ہے اور جسم میں جلنے کا احساس کہیں نہ کہیں ضرور پایا جاتا ہے اور یہ جلن جسم کے دونوں کناروں کو گھیر لیتی ہے یعنی پاؤں کے تلوے سے لے کر سر کی چوٹی تک متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہاتھ بھی جلتے ہیں۔ پلسٹیلا میں صرف ہاتھ جلتے ہیں یا پاؤں باقی جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ بیلاڈونا میں سر گرم ہوتا ہے اور پاؤں ٹھنڈے۔ آرنیکا میں چہرہ گرم اور پاؤں ٹھنڈے مگر سلفر جلن کی ایک ایسی دوا ہے جو سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے تلووں تک محیط ہے لیکن اس کے ساتھ ہائیڈروجن کے ایٹم کا اضافہ کر دیں تو بالکل برعکس صورت اختیار کر لیتی ہے اور سخت ٹھنڈی دوا بن جاتی ہے۔ سلفیورک ایسڈ اس کی بہترین مثال ہے۔

سلفیورک ایسڈ کی ایک علامت یہ ہے کہ مریض کے سارے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کانپنے کی کیفیت کا سردی کے احساس سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس کے بغیر ہی جسم میں تھرتھراہٹ اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے جس کی وجہ غالباً جسمانی کمزوری ہے۔ سلفیورک ایسڈ میں کالے رنگ کے خون بہنے کا بھی رجحان ہے ناخن کی پوروں اور جہاں جلد اندرونی جھلیوں سے ملتی ہے ان جوڑوں سے کالا خون پتلی شکل میں بہنے لگتا ہے جیسے سانپ کے کاٹنے سے زہر سارے جسم میں سرایت کرنے سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جلد کے قریب اخراج خون ہو جانے کی وجہ سے خون میں باہر کی طرف نکلنے کا رجحان ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جلد پر بلاوجہ سرخ خون کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ یہ دھبے سیاہی مائل بھی ہوتے ہیں جو کچے کچے اور بہت بدزیب نظر آتے ہیں، چہرے پر بعض بہت سی ایسی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں جن کی تشخیص معالجین کے لئے بہت مشکل کام ہے۔ خون کے دھبوں کے لئے اس میں بعض ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ایسا ایک بچہ میرے زیر علاج تھا اسے میں نے سرائینم دی جس سے ان جگہوں پر جہاں کچا خون نظر آتا تھا خشکی اور سکری سی آگئی جیسے ایگزیما کی علامت ہو پھر سلیشیا دی جس کے بعد پرانا مرض زور مارنے لگا لیکن شدت میں قدرے کمی ہوگئی اور اس کا پھیلاؤ بھی کم ہونے لگا اور دو تین مہینے کے عرصہ میں بار باری دوا دہرانے سے بچہ قریباً صحتیاب ہوگیا۔ الحمدللہ۔ سرائینم اور سلیشیا کے اس قسم کے اثرات کے بارے میں کسی ہومیوپیتھی کتاب میں لکھا ہوا موجود نہیں ہے لیکن سلفیورک ایسڈ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی جلدی امراض میں مفید ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر کیس میں یہی اثر ظاہر ہو۔ اگر عموی دواؤں کا مزاج معلوم ہو تو ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔ میں نے اس بچے کو سورائینم اس لئے دی تھی کہ یہ جلد کی بیماریوں کی چوٹی کی دوا ہے اور جلد کی ایسی بیماریاں جو اپنے آپ کو کھل کر ظاہر نہیں کریں سورائینم کے نتیجہ میں ظاہر ہو جاتی ہیں چنانچہ سرائینم دینے سے خشک ایگزیما واضح صورت میں ظاہر ہوگیا اور کچھ انفکشن کے آثار بھی ظاہر ہوئے۔ سلیشیا اونچی طاقت میں دینے سے ایگزیما اور انفکشن ختم ہوگیا اور سرخ دھبے دوبارہ نمایاں ہوگئے لیکن پہلے سے کم تھے اس وجہ سے سورائینم اور سلیشیا کو بار بار دہرایا جس سے صحت ہوگئی۔ الحمدللہ۔ ایسی بیماری میں سلفیورک ایسڈ کو بھی استعمال کرنا چاہئے۔

سلفیورک ایسڈ کی بعض علامتیں سلفر سے ملتی ہیں۔ سلفر میں صبح کے وقت بعض تکلیفیں نمایاں ہوتی ہیں خصوصاً اسہال۔ یہ علامت سلی مریضوں میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور سلفر سل کی چوٹی کی دوا ہے۔ یہی علامت ٹوبرکولینم میں بہت نمایاں پائی جاتی ہے جو تپدق کے مادے سے ہی بنائی گئی ہے اور بہت گہری اور مفید دوا ہے۔

سلفیورک ایسڈ معدہ میں تیزابیت کی بھی بہترین دوا ہے اس کے مریض کا چہرہ زرد، جلد بے رونق ہو جاتا ہے۔ ہیپر سلف اور نیسلینم میں بھی یہی علامت ہے۔ سلفیورک ایسڈ میں آرنیکا کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آرنیکا کی طرح جسم میں چوٹوں کا احساس، درد، کمزوری، سردی کی علامتیں اس میں بھی پائی جاتی ہیں۔ خون جلد پر دھبوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ان دھبوں کا رنگ سیاہی مائل یا نیلا ہوتا ہے لیکن ایک علامت آرنیکا میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ کچا خون ابلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ خون کے چھالے سے بن جاتے ہیں اور پھیلنے لگتے ہیں جو اندرونی بیماری کا مظہر ہے اس میں سلفیورک ایسڈ ایک چوٹی کی دوا ہے۔ اگر عموی علامتیں موجود ہوں تو ایک دو خوراکوں سے ہی آرام آ جاتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ کے مریض کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں اور خون کا نظام بھی بگڑ جاتا ہے اس لئے جلد پر نیلے داغ پڑ جاتے ہیں۔ اس میں گہری خون کی خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جلد پر امراض ظاہر ہوتے ہیں اور پھوڑے بننے لگتے ہیں۔ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ رنگت خراب ہو جاتی ہے اور مریض بہت حساس ہو جاتا ہے۔ روٹا اور سٹیفی سیگریا میں بھی مریض بہت حساس ہوتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ میں آہستہ آہستہ دردیں بڑھتی ہیں لیکن اچانک ختم ہو جاتی ہیں یہ ایسی علامت ہے جو عموماً دوسری دواؤں میں نہیں پائی جاتی غالباً ایسڈ سلف کی زیادتی سے جو بیماریاں خطرناک اور دیرپا دکھائی دیتی ہیں وہ صرف سطحی اثرات رکھتی ہیں اور بغیر بداثر پیدا کئے ختم ہو جاتی ہیں یہ پہلو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔

سلفیورک ایسڈ کے مریض کے اخراجات میں تیزابیت بھی پائی جاتی ہے اور کاٹنے والے مادے نکلتے ہیں، ہیپر سلف سے بھی اس کی مشابہت ہے۔ اگر جسم میں تیزاب زیادہ ہو جائے تو بعض دفعہ کھانا کھاتے ہوئے سخت کمزوری کا احساس ہوتا ہے اور مریض پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے سے بھی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ جسم میں برقی کوندے ایک طرف سے دوسری طرف جاتے ہیں۔ بعض مریض ان سے لطف محسوس کرتے ہیں جو سلفیورک ایسڈ کی خاص علامت ہے۔ اس میں سر درد اور دوسری دردیں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ایک دم ختم ہو جاتی ہیں۔ آہستہ آہستہ شنوائی ختم ہونے لگتی ہے لیکن ایک دم واپس نہیں آتی۔ اس بیماری میں سلفیورک ایسڈ کا مزاج اپنے عام مزاج سے مختلف ہے۔ کان صرف سلفر کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں اس کا ایسڈ سے تعلق نہیں۔ سلفر کو کان کی تکلیفوں میں بہت عمل دخل ہے۔ درد اور پیپ اور بدبو وغیرہ میں بھی سلفر غیر معمولی اثر دکھاتی ہے اور رفتہ رفتہ کھوئی ہوئی شنوائی واپس بحال ہونے لگتی ہے۔

بعض اوقات ناک سے نکلنے والی رطوبت کی وجہ سے قوت شامہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس میں سلفیورک ایسڈ بہت نمایاں دوا ہے۔ دانتوں میں بھی درد ہونے لگتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور شدید نوعیت اختیار کر جاتا ہے لیکن ایک دم ختم بھی ہو جاتا ہے اور لمبا گہرا بداثر پیچھے نہیں چھوڑتا۔ اس میں مونہہ اور گلے میں زخم بن جاتا ہے۔ مونہہ کچا کچا اور زخمی سا ہو جاتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ ایسے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور خصوصاً ان بچوں کے لئے جو مونہہ کے زخموں کی وجہ سے دودھ نہیں پی سکتے۔ تیزابی اثرات کی وجہ سے عموماً معدہ جواب دے جاتا ہے لیکن بعض دفعہ مونہہ سے بو نہیں آتی لیکن سلفیورک ایسڈ کے مریض کا سانس بہت بدبودار ہوتا ہے جس میں کھٹاس بھی نمایاں ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو تیزابی چیزیں کھانے سے قبض ہو جاتی ہے لیکن سلفیورک ایسڈ کے مریض کو تیزابی کھانے سے اسہال لگ جاتے ہیں۔ Oyster کھانے اور کچا اور کھٹا پھل کھانے سے بھی اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے پیٹ درد کے دورے میں بھی یہی دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر عورتوں کو حیض کے دوران ڈراؤنی خوابیں آنے لگیں تو سلفیورک ایسڈ خاص دوا ہے۔ ایک دفعہ آرنیکا دینے سے بھی فائدہ ہوا تھا۔ اگر دن کو بخار ہو یا کوئی اور تکلیف ہو اور رات کو ڈراؤنی خوابیں آئیں تو آرنیکا علاج ہے۔ کیونکہ تکلیف لاشعوری طور پر خوابوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ آرنیکا ۱۰۰۰ کی ایک خوراک ہی بہترین کام کرتی ہے۔ اگر یہ خوف رات اور دن دونوں کا ہو تو آرسنک دوا ہے لیکن آرسنک میں آنکھ کھلنے کے بعد بھی خوف موجود رہتا ہے۔ آرنیکا میں آنکھ کھلنے کے بعد خوف نہیں ہوتا۔ حیض کے دنوں میں بھی غالباً ڈراؤنی خوابوں کی یہی وجہ ہوگی کہ اندرونی طور پر تکلیف محسوس ہوتی ہے جو واضح نہیں ہے لیکن خوابوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ سلفیورک ایسڈ سے صرف ڈراؤنی خوابیں ہی نہیں بلکہ تکلیف بھی دور ہو جاتی ہے۔ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر زیادتی حیض کی وجہ سے حمل نہ ٹھہرے تو یہ مفید دوا ہے۔ دراصل بانجھ پن کی بے شمار وجوہات ہیں جن میں مختلف دوائیں کام آتی ہیں۔ پلسٹیلا اور کولوفائیلم اس وقت مفید ثابت ہوتی ہیں جب مریضہ میں حمل ضائع ہونے کا عموی رجحان ہو۔ سبائنا، فلکیریا کارب وغیرہ بھی استعمال کی جاتی ہیں لیکن کولوفائیلم زیادہ موثر ثابت ہوئی ہے۔

سلفیورک ایسڈ میں کمر میں عموی کمزوری کا احساس رہتا ہے اور مریض کا دل لیٹنے کو چاہتا ہے، کھڑا ہونا اور بیٹھنا مشکل ہے، چلنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پسینہ آتا ہے۔ یہ عموماً سلی مادہ کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر صبح کو ٹھنڈے پسینہ کے علاوہ اسہال بھی ہوں تو یہ قطعی بات ہے کہ دراصل تپدق کا زہر اثر دکھا رہا ہے اس میں سلفیورک ایسڈ بہت اچھا کام کرنے والی دوا ہے۔ صبح کے پسینہ کی علامت ہیپر سلف میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں دراصل رات کے پسینے بھی شامل ہیں۔ جن لوگوں کی بھوک صبح کے وقت مٹ جاتی ہے ان کے لئے سلفر بہت اچھی دوا ہے۔

ٹرینٹولا ہسپانیکا

TARENTULA

(Spanish Spider)

ٹرینٹولا سپین میں پایا جانے والا بےحد زہریلا مکڑا ہے جس کے کاٹنے سے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ اس مکڑے کے عرق سے دوا تیار کی جاتی ہے جو پیشاب کی علامتوں میں کینتھرس کی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ کینتھرس بھی ایک مکھی کی قسم سے تیار کی جانے والی دوا ہے جو پیشاب کی نالیوں میں شدید جلن پیدا کرتی ہے۔ گردوں کی جھلیاں سوج جاتی ہیں قطرہ قطرہ پیشاب بار بار جل کر آتا ہے جیسے پگھلا ہوا تانبا ہو۔

ٹرینٹولا میں سارے بدن میں خصوصیت سے نچلے اعضاء میں آگ لگنے کا احساس پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ دل کی بے چینی اور کمزوری بھی لازم ہے کینتھرس میں ضروری نہیں ہے کہ دل پر اثر ہو۔ اس کے علاوہ ٹرینٹولا میں بعض رنگوں سے نفرت اور کراہت پائی جاتی ہے کالا، سرخ اور سبز رنگ ناقابل برداشت ہے۔ اگر یہ کیفیت دائمی ہو جائے تو اونچی طاقت میں ٹرینٹولا دینے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ وہ بیماری جو انسانی مزاج پر مستقلاً اثرانداز ہو چکی ہو اس میں ٹرینٹولا اونچی طاقت میں دینا چاہئے لیکن دیگر علامتوں میں ۳۰ طاقت میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ ٹرینٹولا میں ایک علامت ہائیوسمس سے مشابہہ ہے۔ ہائیوسمس میں بعض اوقات شرمیلی بچیاں بھی بےحیائی کی طرف مائل ہوتی ہیں لیکن بےہوشی اور بےاختیاری کی حالت میں ایسا کرتی ہیں کسی گندے رجحان سے ان کا تعلق نہیں ہوتا ٹرینٹولا بےحیائی کا رجحان پیدا کر دیتا ہے اور اس کا مریض عملاً بےشرم و بےحیاء ہو جاتا ہے اور ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ یہاں ٹرینٹولا دینا ضروری ہے۔

ٹرینٹولا میں مریض کا گوشت سکڑنے لگتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ ہڈیوں کا پنجر بن جاتا ہے۔ دوسری بیماریوں کی وجہ سے نہیں بلکہ خود بخود گوشت جھڑنے اور گھلنے لگتا ہے جیسے اسے کوئی غم لگ گیا ہو۔ یہ ٹرینٹولا کی علامت ہے۔ اس زہر کا ٹرینٹولا مکڑے کے نظام زندگی سے بھی تعلق ہے۔ جب یہ کسی جانور کو کاٹتا ہے تو پہلے ڈنگ مارتا ہے پھر اپنے شکار کو چوستا ہے۔ چوسنے سے پہلے اس کے زہر کے اثر سے شکار کا گوشت پگھلنے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ آسانی سے چوس سکتا ہے۔ اس کے زہر میں گوشت گھلنے کی فطری صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ڈاکٹروں نے معلوم کیا ہے کہ اگر صرف گوشت گھل رہا ہو اور باقی علامتیں نہ بھی ہوں تو ٹرینٹولا استعمال ہونی چاہئے۔

ٹرینٹولا میں سردی سے زود حسی پائی جاتی ہے۔ سونے سے پہلے ٹانگوں کی بےچینی نمایاں ہے اس میں ارجنٹم، لائیکوپوڈیم، آرسنک بھی مفید دوائیں ہیں۔

ٹرینٹولا کے امراض اور دردیں وقت پر ظاہر ہوتی ہیں مثلاً اگر پیر کو بیماری کا حملہ ہوا ہے تو اگلے ہفتہ پیر کے روز پھر حملہ ہوگا۔ اگر بیماری دو ہفتوں کے بعد عود کر آتی ہے تو دو ہفتہ کے بعد اسی دن حملہ ہوگا۔ بیماریوں کے موقت ہونے کا جانوروں کے زہروں سے ایک گہرا تعلق ہے مثلاً سانپوں کا زہر موسم بہار میں اثر دکھائے گا جس کے بارے میں بہت سی کہانیاں بھی بن گئی ہیں۔ سانپ کے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ اگر موسم بہار میں سانپ کاٹا ہو تو ہر موسم بہار میں یہ احساس ہوتا ہے کہ دوبارہ سانپ کاٹ گیا ہے، زخم ہرے ہو جاتے ہیں ان زخموں کے نشان دور کرنے کے لئے چوٹی کی دوا لیکسز ہے۔

بعض اوقات اپریشن کے نتیجہ میں زخم کے اردگرد دوبارہ درد ہونے لگتا ہے اس میں لیکسز بہت چوٹی کی دوا ہے۔ ٹرینٹولا میں عین وقت پر مرض کا دہرایا جانا سال یا مہینے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ صرف دنوں سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ اس میں وقت کے ساتھ بیماری کا عود کر آنا خاص علامت ہے اس لئے ملیریا میں اسی علامت کی وجہ سے فائدہ پہنچتا ہے جبکہ دوسری دوائیں ناکام ہو چکی تھیں۔ اگر ملیریا ضدی اور وقت کا پابند ہو تو اس میں اللہ کے فضل سے ٹرینٹولا بھی شفا بخشنے کی طاقت رکھنے والی دوا ہے۔

ٹرینٹولا میں گرمی اور جلن کی علامت ہے جس کی وجہ سے اسے پلسٹیلا سے مشابہہ سمجھا جاتا ہے۔ ہسٹیریا کی علامات بھی مشترک ہیں لیکن ٹرینٹولا میں پیاس بہت نمایاں ہے۔ پلسٹیلا میں پیاس نہیں ہوتی۔ ٹرینٹولا کا مریض بدمزاج، عیار اور مکار ہوتا ہے، خوفناک سکیمیں بنا کر بہت عیاری کے ساتھ نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ علامت سانپ کے زہروں میں اور ٹرینٹولا میں بہت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ ٹرینٹولا کی مریضہ پرلے درجے کی مکار ہوتی ہے اپنے مکر سے بہت نقصان پہنچا سکتی ہے۔ بعض دفعہ مکر نہیں بھی کرتی لیکن اسے مکار سمجھا جاتا ہے، دھمکی آمیز الفاظ استعمال کرتی ہے اسے اپنے کمرے میں اجنبی چہرے دکھائی دیتے ہیں جانور، جن، بھوت، خوفناک شکلیں بھی نظر آنے لگتی ہیں عموماً کسی چیز کے کاٹتے وقت دل میں خوف بیٹھ جاتا ہے جیسے کتے کے کاٹے ہوئے کو پانی سے خوف آنے لگتا ہے کیونکہ اسے پانی میں بھی کتے کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ گہرے خوف کو جو لاشعور میں بیٹھ چکا ہو دور کرنے کے لئے ایکونائٹ اونچی طاقت میں بہت مفید ہے۔ بہت سی الرجیاں بھی گہرے خوف کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں ایسی علامات میں وقت پر ایکونائٹ نہ دیا گیا ہو تو چاہے دس سال کے بعد بھی ایکونائٹ کی ایک خوراک اونچی طاقت دی جائے تو فوراً نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ ورنہ الرجی زندگی بھر ساتھ دیتی ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)